قریب وبعید سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اور دیگر ندائیہ صیغوں کے ساتھ درود و سلام پر 150 سے زائد معتبر کتب کے حوالہ جات سے آراستہ

نِداءُ الاَخیار

بالصلوۃ والسلام

عَلَی النبیِّ المُختار ﷺ

یعنی

ندائیہ صیغوں کے ساتھ درود وسلام اُمت کا معمول ہے

تالیف: مناظر اسلام حضرت العلامہ

ناشر:

قریب و بعید سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ اور دیگر ندائیہ صیغوں کے
ساتھ درود و سلام پر 150 سے زائد معتبر کتب کے حوالہ جات سے آراستہ

نِدَاءُ الْاَخْیَار

بالصلوٰۃ والسلام

عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار ﷺ

یعنی

ندائیہ صیغوں کے ساتھ درود و سلام اُمت کا معمول ہے

تالیف: مناظر اسلام حضرت العلامہ
مفتی محمد حنیف قریشی
مدرس: جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

ناشر:
شباب اسلامی پاکستان

اشاعتی ضابطہ

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام رسالہ : نداء الاخیار بالصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار

مؤلف : علامہ مفتی محمد حنیف قریشی مدظلہ العالی

نظرِ ثانی : ڈاکٹر عبدالناصر لطیف مدظلہ العالی

کمپوزنگ : ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس : قاضی محمد یعقوب چشتی

بحسنِ اہتمام : شبیر احمد گولڑوی (چیف ایگزیکٹو کاروان الشمیر حج وعمرہ سروسز)

سنِ اشاعت : دسمبر 2008ء تعداد: بارِ اوّل 2000

قیمت : =/50 روپے

ناشر : **شباب اسلامی پاکستان**

ملنے کے پتے

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

مکتبہ فیضانِ سنت کری روڈ آمنہ مسجد ڈھوک علی اکبر راولپنڈی 0334-5184233

دار العلوم مہریہ ضیاء العلوم حسن ٹاؤن کاکول روڈ ایبٹ آباد 0334-5352928

اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ راولپنڈی Ph:051-5536111

فہرست مضامین	صفحہ

فہرست مضامین

صفحہ

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر مصلح اُمت حضرت **پیر سید حسین الدین** شاہ صاحب کے نام معنون کرتا ہوں جن کی نگاہِ عنایت اور مشفقانہ تربیت سے مجھ جیسے ہزاروں گم گشتہ راہوں کو ہدایت کا نور نصیب ہوا۔ جن کے حسنِ علم وعمل کا ایک پَرتو مرکزِ دین و فنون و علوم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کی صورت میں ایک عالم کو روشن کر رہا ہے۔ اور جن کی توصیف میں کلماتِ تحسین تنگی داماں کے شاکی ہیں۔ جن کے فیض رَساں چمن سے خوشہ چینی کر کے فقیر اس قابل ہوا۔

عرضِ مؤلف

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

اما بعد : تاریخ اسلام میں ہمیں ایسے متعدد گروہ سرگرمِ عمل نظر آتے ہیں جو مختلف حیلوں بہانوں سے یا تو لوگوں کو ''صراطِ مستقیم'' سے برگشتہ کرنا، یا کم از کم ان کے عقائد کو متزلزل کرنا چاہتے ہیں۔ ابتداءً تو منافقین، یہود و نصاریٰ نے یہ کوشش کی رب کریم ان کی حکایت فرماتا ہے۔ ''وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ'' (آلِ عمران 72) لیکن غلبہ اللہ عزوجل نے ہمیشہ اہلِ حق اور عقائد حقہ کو عطا کیا۔ یہود و نصاریٰ جب خود ان کوششوں میں ناکام رہے تو انہوں نے ایسے لوگوں کو تیار کیا جنہوں نے دین اسلام میں مختلف شکوک و شبہات کو پھیلا دیا ان لوگوں کو ''مستشرقین'' کہا جاتا ہے۔ یہ شکوک و شبہات اس انداز سے پھیلائے گئے کہ خواص کے ساتھ ساتھ عوام بھی ان کے شکار ہوئے۔ ان ''مستشرقین'' کی اَصل چال حب رسول ﷺ کو مسلمانوں کے دِلوں سے نکالنا تھا کیونکہ یہی وہ اساس ہے جو ایک مسلمان کو صحیح معنوں میں صراط مستقیم پر گامزن کرسکتی ہے۔

اسی لئے تو اقبال علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

سیرت رسول ﷺ کا کوئی بھی پہلو ہو، جانِ کائنات ﷺ کی فضیلت، محبت کی کوئی بھی بات ہو اِن مستشرقین اور اِن کے متبعین کی چال ہے کہ وہ اس پر اعتراض اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔

اس رسالہ کی مناسبت سے عرض کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ پر خطاب کیساتھ درود وسلام ہر دور میں اُمت کا معمول رہا ہے۔ یہ ایک بالکل جائز اَمر ہے مگر اس کے متعلق بھی ایسے شکوک پیدا کیئے گئے کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خطاب کے ساتھ درود وسلام قرونِ اولیٰ میں موجود ہی نہیں تھا۔

خطاب کیساتھ درود وسلام پر اعتراض ان منکرین کی عام عادت ہے بایں وجہ میں نے اپنے پاس کافی حوالہ جات جمع کرر کھے تھے۔

ایک مرتبہ اڈیالہ روڈ راولپنڈی پر خطاب کے بعد سوالات وجوابات کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک سوال یہ بھی تھا کہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کے صیغے علمائے کاملین سے ثابت نہیں بلکہ یہ محض "سنیوں" کی اختراع ہے اس پر فقیر نے درجنوں حوالے دیکر منکروں کا منہ بند کیا

محفل میں علمائے کرام کی کافی تعداد موجود تھی اختتام محفل پر بعض ساتھیوں نے بالخصوص فخر السادات حضرت علامہ سید امتیاز حسین شاہ کاظمی صاحب مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم نے اِصرار کیا کہ یہ حوالے طلباء وعوام کے فائدے کے لئے رسالے کی شکل میں شائع کردیئے جائیں۔ان علماء کرام کے مکرر اصرار پر اللہ عزوجل پر توکل کرتے ہوئے حوالہ جات کو اس مختصر رِسالہ کی صورت میں مرتب کیا۔ رسالہ میں موجود حوالہ جات انتہائی احتیاط سے جمع کیے گئے ہیں تاہم کسی حوالے سے کوئی کمی نظر آئے تو فقیر کو مطلع فرمایا جائے تا کہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔

میں ان تمام دوستوں کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اس مواد کو شائع کرنے میں میری معاونت فرمائی بالخصوص نوجوان مذہبی سکالر جگر گوشہء شیخ الحدیث حضرت صاحبزادہ سید حبیب الحق شاہ صاحب کاظمی ایڈوکیٹ (نگرانِ اعلیٰ شباب اسلامی پاکستان) کا جنہوں نے مفید مشوروں سے نوازا۔اور محقق اہل سنت علامہ ڈاکٹر عبد الناصر لطیف صاحب کا صمیم قلب سے شکر گذار ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کرتے ہوئے کتاب کے لئے مقدمہ تحریر فرمایا اور حوالہ جات وتحلیل عبارات کے حوالے سے بھی کافی معاونت فرمائی۔ اسکے علاوہ اور بھی دوست وقتاً فوقتاً معاونت فرماتے رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان تمام کے اقبال کو بلند فرمائے۔

یکے از گدایانِ کوچہ ء زہراء علیہا السلام

مفتی محمد حنیف قریشی

مدرس: جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

مرکزی راہنما شبابِ اسلامی پاکستان

کچھ مؤلف کے بارے میں

از: خطیب السادات حضرت علامہ مولانا سید امتیاز حسین شاہ کاظمی   مدرس: جامعہ رضویہ ضیاء العلوم

تیری تقریر طبعِ یار کو بے چین کرتی ہے   سبب کیا ہے وہی کہتے ہو جو دل پہ گذرتی ہے

کسی کو جاننے، جانچنے یا پرکھنے کیلئے چند دن تو کیا چند گھنٹے بھی بڑے ہوتے ہیں مناظر اسلام، خطیبِ رزم و بزم حضرت علامہ **مفتی محمد حنیف قریشی** صاحب سے میرا تعلق کچھ ماہ پر محیط نہیں بلکہ ان برادرانہ مراسم کو تقریباً تیرہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ سفر و حضر سے لیکر مجالس و محافل اور مناظرہ تک ہمہ دم ہم اکھٹے رہے مگر کبھی اس کوہِ استقامت کے قدموں میں لغزش و لرزش دیکھنے کو نہیں ملی۔

ویسے تو قریشی صاحب ایک فاضل مدرس، بہترین محقق، عمدہ مناظر اور معتمد علیہ عالم دین ہیں مگر ان کے اندر ایک خاص خوبی ایسی بھی ہے جسکے باعث وہ وطن عزیز کے اطراف و اکناف میں روز افزوں شہرت کے حامل ہیں وہ ہے ان کا ''شعلہ بار، برق رفتار، اثر انگیز، وجد آفریں، عشق آموز، ولولہ آمیز اندازِ خطابت'' انکے بارے میں اکثر جاننے والوں کی یہی رائے ہے کہ ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ عاشقانِ رسول ﷺ کے سکون و اطمینان اور گستاخان رسول کے ہیجان و خلجان کا باعث بنتے ہیں۔

ان کا حقیقت آفریں خطاب سماعتوں پر جادوئی اثر رکھتا ہے جسے سن کر غلامانِ جان کائنات ﷺ کی سرزمین قلوب و اذہان بہار آشنا ہوجاتی ہے اور گستاخوں، بے ادبوں، دریدہ دہنوں، ہرزہ سراؤں و دشنام طرازوں کے ہاں صف ماتم بچھ جاتی ہے۔

جہاں کوئی بے لگام، اَضَلُّ مِنَ الْاَنْعَام مسلک حقہ اہل سنت کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا ہے اور پر امن جماعت سوادِ اعظم **"اہل سنت"** کے خلاف افتراء پردازی، بہتان بازی و دروغ سازی کا نحیف سہارا لیکر لوگوں کو راہِ ایمان سے بہکانے کا ارتکاب کرتا ہے...... تو پھر اس علاقے کے غیور مسلمان جب مل بیٹھتے ہیں...... تو میٹنگ میں ایک ہی بات طے پاتی ہے کہ کسی ایسے حقیقت شناس، حق گو، منصف مزاج اور شیر دل عالم دین کو بلایا جائے جو ان گستاخوں کا کچا چٹھا کھول کے رکھ دے اور ہمیں ان کی شرانگیزیوں سے نجات مل جائے...... تو اکثر غیر تمند نوجوان مطالبہ کر دیتے ہیں کہ شیر اہل سنت علامہ **مفتی محمد حنیف قریشی** صاحب سے وقت لیا جائے۔...... حسب وعدہ جب قریشی صاحب وہاں پہنچتے ہیں تو ان کی آمد باعث عید...... استقبال قابل دید...... اور خطاب قابل شنید ہوتا ہے۔...... آپ اپنے مرشد کریم کی نگاہ جانفزا سے حقائق سے خوب نقاب کشائی کرتے ہیں...... پھر دلائل و براہین کا انبار ہوتا ہے...... ہر چاہنے والا جذبہءِ محبت سے سرشار ہوتا ہے...... گستاخ و حرماں نصیب بے قرار ہوتا ہے...... داعی عقائد باطلہ شرمسار ہوتا ہے...... حوالہ جات کا تیر اسکے سینہ پُر کینہ سے پار ہوتا ہے...... عاشقوں کو تو اسی موقع کا انتظار ہوتا ہے...... پھر ہر سنی کا یہ نعرہ سر بازار ہوتا ہے۔

کل میاں حجام سب کا مونڈتے پھرتے تھے سر　　　آج اُسی کوچہ میں ان کی بھی حجامت ہوگئی

قریشی صاحب نہایت محققانہ طبیعت رکھتے ہیں، دورانِ تعلیم ہی وہ اگر کسی طالبعلم ساتھی سے کسی مسئلے میں اُلجھ پڑتے تو اپنا مؤقف ثابت کرنے کیلئے دلائل کا انبار لگا دیتے بسا اوقات تو دلائل کی تلاش میں ہفتوں بیت جاتے۔آپ بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے کتاب پڑھتے ہیں۔ مطالعہ بہت وسیع اور طرزِ استدلال نہایت منفرد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حافظہ بھی کمال عطا فرمایا ہے،سینکڑوں حوالہ جات بمع اسماء کتب وصفحات توزبانی انگلیوں پر گن گن کر بتا دیتے ہیں۔

مجھے انکی لائبریری کی کتب دیکھنے کا موقع ملتا رہتا ہے...... اکثر کتب عربی زبان میں ہیں میری نظر سے کوئی ایسی کتاب نہیں گزری جسکے سرورق انکے ہاتھ کے حوالہ جات درج نہ ہوں۔ان حوالہ جات کی تعداد ہزاروں میں ہے...... بعض جاننے والے توانہیں اہل سنت کی چلتی پھرتی لائبریری کا نام دے دیتے ہیں۔

ان کی تمام تر خوبیاں اور کمالات ایک طرف میں نہیں بلکہ وہ خود بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے تمام کمالات میں اپنی محنت وقابلیت کا کوئی دخل نہیں...... یہ سب انکے **والدین**، **مرشد کریم**، **سادات عظام**، **اساتذۂ کرام** کی مخلصانہ دعاؤں، بے پناہ مہربانیوں، لازوال شفقتوں اور بے پایاں لطف وکرم کا ثمرہ ہے۔

اسی دولت کو خداوند سلامت رکھے

قریشی صاحب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں غوث زماں، قدوۃ السالکین حضرت قبلہ **پیر سید غلام مصطفیٰ شاہ کاظمی** قدس سرہٗ العزیز آستانہ عالیہ طوری شریف ضلع ایبٹ آباد کے دست حق پرست پر بیعت ہیں تکمیل درسیات کے بعد اپنے فقید المثال، نابغہ روزگار، شفیق ومحسن، مہربان ومربی، استاذ کریم مصلح امت سید السادات حضرت علامہ شیخ الحدیث ابوالخیر **پیر سید حسین الدین شاہ** صاحب کاظمی قادری زید مجدہٗ بانی ومہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ میں طالب ہونے کا شرف حاصل کیا قبلہ استاذی المکرم کی صحبت فیض بار...... خاص توجہ ونگاہ کرم نے آپ پر جو رنگ چڑھایا وہ میں ہی نہیں اِک زمانہ تسلیم کرتا ہے۔

رنگیں خوب چڑھیں رنگ تمہارا لیکر　　　کیا سے کیا ہوگئے ہم نام تمہارا لیکر

انہیں مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل ہے مگر علم منطق، مناظرہ وکلام میں ید طولیٰ کے متحمل ہیں۔ متعدد مناظروں اورابحاث میں مخالفین کو شکست فاش دے چکے ہیں ان کے جملہ مناظروں میں راقم بطور معاون مناظر انکے ساتھ رہا مگر...... حالات کی کشیدگی حتی کہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ میں بھی میں نے اس مردِ مجاہد کے قدموں کو کبھی ڈگمگاتے......اور حوصلوں کو پست ہوتے نہیں دیکھا۔انکی ایک خصوصیت ہے

جو ہزار ہا چیزوں پر بھاری ہے جس پر بھی ...... کسی صورت میں ...... کسی قیمت پر بھی کمپرومائز نہیں کرتے وہ ہے "تحفظ ناموسِ آلِ رسول ﷺ واشاعت مسلک اہل سنت" وہ جانِ کائنات ﷺ کے اہل بیت اطہار سے نہ صرف بے پناہ محبت، لازوال عقیدت رکھتے ہیں بلکہ ان کی عزت وناموس کی ہر اسٹیج پر حفاظت کرتے ہیں ...... یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہستیوں کے صدقے انہیں کبھی بھی، کسی معاملہ میں بھی رسواو ناکام نہیں ہونے دیا ...... اور نہ ہی دنیاو آخرت میں کبھی رسوا ہونے دیگا۔ ان شاءاللہ العزیز

معاندین، مخالفین، مبغضین، حاسدین جن کی ابلہ فریبی عامۃ الورود بنتی جارہی ہے ...... نے انکے خلاف بڑے بڑے گھناونے منصوبہ بنائے مگر اللہ جل شانہ، نے انہیں اپنے ان مذموم مقاصد میں ناکام ونامراد ہی رکھا۔ راقم نے ایک بار اس موقع پر برجستہ کہا تھا۔

ہر وقت ہے یہ آلِ محمد ﷺ کی نظر میں ۔۔۔ بے سہارا نہ سمجھیں اسے اہلِ زمانہ

صیغہ خطاب کے ساتھ درود وصلوٰۃ وسلام پڑھنے کے اہم مسئلے پر زیر نظر رسالہ بھی موصوف نے راقم الحروف کے کہنے پر تحریر فرمایا۔ اور یہ ان کی صرف چند دنوں کی تحقیق کا نچوڑ ہے۔ جس پر تبصرہ کرنے کی ذمہ داری میں قارئین کے سپرد کرتا ہوں ...... آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے کس قدر عرق ریزی سے اس مسئلے پر دلائل کا ذخیرہ اہل سنت کی نذر کیا ہے جو ہمیشہ انہیں سامانِ فرحت وتسکین فراہم کرتا رہیگا۔

برادرِ اصغر مولانا سید وقاص حسین شاہ صاحب جو کہ قریشی صاحب کے شاگردِ عزیز بھی ہیں کی مسجد میں قریشی صاحب خطاب فرمارہے تھے کہ سرِ محفل ایک شخص نے درود وسلام بصیغہء ندا پڑھنے پر اعتراض کرتے ہوئے بڑی دریدہ دہنی سے قریشی صاحب کو للکارا آپ نے بھی دلائل سے اس کی خوب خبر لی ...... پوری محفل میں وہ شخص بڑی انقباض کی حالت میں بیٹھا رہا دورانِ خطاب اس کے دل کی سیاہی کافی حد تک چہرے پر نمودار ہوتی جارہی تھی میں نہیں سمجھتا کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کے ذکرِ پاک سے کوئی مسلمان کہلوانے والا اس قدر جل سکتا ہے ...... ان جیسے ہی لوگوں سے مخاطب ہونا پڑے تو نہاں خانہء دل سے آواز اٹھتی ہے۔

ساری صورت جناب کی سی تھی ۔۔۔ رات شیطان کو خواب میں دیکھا

مناظرانہ وخطیبانہ اُفتادِ طبع قریشی صاحب کیلئے عناں گیر رہتی ہے اور یہ تحریری میدان میں زیادہ وقت نہیں دے پاتے ...... اگر مخالفین کی چھیڑ خانی ونکتہ سنجی بدستور جاری رہی تو پھر وہ یاد رکھیں ......

اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں ۔۔۔ کِلکِ رضا ہے خنجر خونخوار، برق بار

خلاق عالم اس **رسالہ** کو مقبول عام فرما کر خلق کیلئے نفع کثیر اور مصنف کیلئے باعث یمن وذریعہ نجات بنائے۔

(آمین بجاہِ سید المرسلین و آلہ الطاہرین واصحابہ الراشدین)

وابستہء دامان ابوالخیر: سید امتیاز حسین شاہ کاظمی

☆ خادم التدریس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

☆ مرکزی راہنما شباب اسلامی پاکستان

تقریظ:

از: (صاحب حق) قاری عبدالہادی ظہیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یفتتح بحمدہ کل رسالۃ ومقالۃ والصلاۃ والسلام علی محمد المصطفی صاحب النبوۃ والرسالۃ وعلی آلہ وأصحابہ الہادین من الضلالۃ

أما بعد:

حق وباطل دونوں کا وجود ایک مقصد کے لیئے ہے۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے تمام اشیاء کو بے مقصد نہیں بنایا۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا''۔

باطل کا وجود بھی ایک نعمت ہے، وجہ یہ ہے کہ ہر چیز اس کی ضد سے پہچانی جاتی ہے، کما قیل: ''الأشیاء تعرف بأضدادها'' اگر رات نہ ہوتی تو دن کی معرفت حاصل نہ ہوتی، اگر تکلیف نہ ہوتی تو راحت کی نعمت کا احساس نہ ہوتا، اسی طرح اگر باطل نہ ہوتا تو حق کی پہچان نہ ہوتی۔ اسی وجہ سے باطل کا وجود بھی ایک نعمت ہے۔ لیکن۔۔۔

باطل جب بھی سر اٹھاتا ہے، اللہ عزوجل اہل حق کو اس کی طرف متوجہ کردیتا ہے۔ اور پھر ہر طرف شور اٹھتا ہے: ''جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا''۔

باطل کی ہمیشہ سے ایک کوشش یہ بھی رہی ہے کہ اس اُمت سے رسول اللہ کی محبت نکال دے۔ مگر یہی محبت تو ہی رازِ حیات ہے، اس کے بغیر اُمت کی بقاء ناممکن ہے، اس وجہ سے باطل کبھی اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکا۔

رسول اللہ ﷺ سے استغاثہ اور آپ ﷺ پر درود وسلام مؤمنین کیلئے باعث فخر ہے، اور ہر دور میں مؤمنین کا معمول رہا ہے، اس کتاب کے بعض مقامات کا مطالعہ کیا، الحمد للہ حضرت العلامہ مفتی محمد حنیف قریشی صاحب نے 150 سے زیادہ حوالہ جات سے یہ بات ثابت کی ہے کہ بصیغہ نداء درود وسلام جائز اور ہر دور میں عرب وعجم سب کا معمول رہا ہے۔

اللہ عزوجل انکی محنت کو قبولیت کا درجہ عطاء فرمائے۔

(صاحب حق) قاری عبدالہادی ظہیر

مہتمم: جامعہ ظہیریہ ضیاء العلوم گڑھی کپورہ مردان

تقدیم :

از: محقق اہل سنت حضرت علامہ ڈاکٹر عبدالناصر لطیف صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو مبعوث فرما کر اسلام کی تکمیل فرمادی۔ اور اللہ عزوجل کا احسان ہے کہ رب کریم نے دین اسلام کو ہر طرح کی تحریف وتبدیل سے محفوظ رکھا، اور ان شاء اللہ تا قیامت یہ دین محفوظ رہیگا۔ آج پندرہ صدیاں گزر چکی ہیں مگر ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جو دین اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے اس امت کو دیا ہے، ہمارے پاس اصلی حالت میں بغیر کسی کمی بیشی کے محفوظ ہے۔ ہمارے بغیر کوئی امت، قوم یہ دعویٰ نہیں کرسکتی۔ فَلِلّٰہ الحمد والمنة والاحسان۔ یہ مختصر مقدمہ اس بات کا متحمل نہیں کہ اپنے سابقہ کلام کی وضاحت کروں لیکن اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال اٹھے کہ:

یہ ''ہدایہ'' اور ''مسائل'' کی یہ تفصیل عہد نبوی اور عہد صحابہ ﷺ میں تو نہیں تھی، یہ تو بعد کے اضافات ہیں۔ تو اس کی خدمت میں عرض ہے کہ اعتقادات، فرائض، واجبات اور سنن میں کوئی اضافہ یا کمی ممکن نہیں۔ ''مسائل فقیہ'' میں یہ تفاصیل، ''علم الکلام'' کی یہ موشگافیاں، اور اس طرح کے دیگر علوم، کوئی جدید اضافہ نہیں۔ بلکہ انہی اعتقادات، فرائض، واجبات وسنن کا بیان ہے۔ اگر ان اشیاء میں کوئی اضافہ کرنا چاہے تو ناممکن اور اگر اس میں کوئی کمی کرنا چاہے تو ناممکن۔ ہاں ان کے علاوہ اشیاء جن سے شریعت میں منع نہیں کیا گیا، اور وہ ''شریعت'' ''مُروءۃ'' کے خلاف بھی نہ ہوں۔ ان میں اباحت ہے۔ جس کے بارے میں مشہور قاعدہ ہے: ''الأصل فی الاشیاء الاباحة''۔

آمدم بہ سر مطلب: وہ اشیاء جن میں کمی بیشی ممکن نہیں، ان میں ایک ''سنن'' یعنی رسول اللہ ﷺ سے ماثور سنتیں بھی ہیں۔ تفصیل سے اجتناب کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ ان سنتوں میں ایک ''سنت'' رسول اللہ ﷺ پر کلمات ظاہرہ ندائیہ کے ساتھ ''سلام'' بھیجنا ہے۔ خود نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو خطاب کے صیغہ سے ''سلام'' بھیجنے کی تعلیم دی، اور پھر صحابہ کرام کے استفسار پر صلوٰۃ کا طریقہ بھی تعلیم فرمادیا۔

نبی کریم ﷺ نے جو الفاظ سکھائے وہ یہ ہیں: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" اور جب صحابہ کرام ﷺ کو "تشہد" یاد کرایا تو انہی الفاظ کو تشہد کا حصہ بنا دیا۔ ہر نماز پڑھنے والے پر پانچ وقت ان الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اس میں حاضر و غائب دور ونزدیک کی کوئی قید نہیں۔ صحابہ کرام مسجد نبوی میں ہوتے یا اپنے گھروں میں، مدینہ کے اندر ہوتے یا سینکڑوں میل دور، انہی الفاظ کے ساتھ سلام پڑھتے۔ نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات اور بعد از وفات صحابہ کا یہی معمول رہا اور آج تک تمام مسلمانوں کا یہی معمول ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جو "خطاب" نماز کے اندر جائز اور سب کا معمول ہے۔ وہی خطاب نماز کے باہر ممنوع کیوں ہے؟ اگر ممنوع ہے تو علت منع کیا ہے؟

☆ علت منع اگر موت ہو تو جو احباب حیات انبیاء کے قائل نہیں وہ ہمارے نزدیک اہل سنت سے خارج ہیں۔ اس وجہ سے وہ ہمارے مخاطب نہیں اور ہمیں ان سے کوئی غرض نہیں۔

☆ علت منع اگر "دوری اور بُعد" ہو تو یہ علت متحقق نہیں۔ قرآن وحدیث میں انبیاء وغیر انبیاء کیلئے "دوری اور بُعد" کے باوجود سماع کا ثبوت موجود ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ مقام نہیں۔

☆ علت منع اگر کوئی نص صریح ہے، تو وہ کیا ہے؟

ہمارے نزدیک کسی نص میں اس خطاب سے ممانعت منقول نہیں، بلکہ شریعت مطہرہ میں اس کے جواز پر کثیر اَدلّہ موجود ہیں۔

صحابہ کرام ﷺ سے لیکر آج تک بے شمار ائمۃ مجتہدین، فقہاء ومحدثین نے دربار رسالت ﷺ میں ندائیہ درود وسلام پیش کیا اور استغاثہ کیا ہے۔ جس کی تفصیل اس کتاب میں احسن انداز سے کی گئی ہے۔

موجودہ دور میں جب ڈنمارک کے اخبارات نے شان رسالت مآب ﷺ میں گستاخی کا ارتکاب کیا تو پوری ملت اسلامیہ سراپا احتجاج بنی، عرب وعجم میں مسلمانوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ اپنے قلبی لگاؤ کا اظہار کیا، صرف عالم عرب میں اس موقع پر جو اشعار وتقاریر منصۂ شہود پر آئے، ان میں کوئی بھی تقریر اور شعر اس خطاب سے خالی نہیں۔

فلسطین میں اس موقع پر سب سے بڑا جلوس مسجد اقصی کے پاس جمع ہے اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ایک بینر ہے جس پر مسلمانوں کا عقیدہ اور عقیدت ان الفاظ میں تحریر ہے:

☆ نحورنا دون نحرك يارسول الله ☆ رقابنا دون رقبتك يارسول الله

☆ نموت دونك يارسول الله ☆ كلنا فداك يارسول الله

پاکستانی اخبارات میں بھی اس جلوس کی تصاویر موجود ہیں اور ان میں یہ عبارت پڑھی جاسکتی ہے۔

الحاصل: اصل مسئلہ جواز یا عدم جواز کا نہیں، مسئلہ عناد اور شخصی ''انا'' کا ہے۔ اگر کوئی دشمنی ہے تو وہ ''یارسول اللہ'' کے کلمات میں (یا) کے ساتھ ہے۔

مجھے تو ان کے علم پر حیرت ہوتی ہے جو خطاب کو ناجائز کہتے ہوئے نہیں تھکتے مگر جب ایسا موقع آتا ہے تو پورے پاکستان میں اپنے اشتہارات کچھ اس انداز میں چھاپتے ہیں:

''لبیک محمد''

ان عقل کے اندھوں سے پوچھا جائے کہ ''ک'' خطاب کا لیکر آئے ہو، تو (یا) سے کیا دشمنی ہے؟ اور (یا) کے بغیر آپ کے اس کلام میں کونسی بلاغت وفصاحت ہے؟ (یا) کے بغیر اس جملہ کا معنی تو بتائیں کیا بنتا ہے؟ (خیال رہے کہ یہ اعتراضات ان منکرین کے عقیدے پر ہیں)

نتیجہ: اس مختصر کلام سے یہ واضح ہوا کہ:

☆ خطاب کے ساتھ سلام کی تعلیم خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی۔

☆ صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مجتہدین، فقہاء، محدثین اور پوری امت ''درود سلام'' خطاب سے پڑھتے رہے ہیں۔

☆ خطاب کے ساتھ ''سلام'' پڑھنے کی ممانعت کہیں بھی، کسی بھی نص میں وارد نہیں ہے۔

ضروری وضاحت:

نماز اور اس میں تمام تسبیحات واذکار کی قراءۃ ''انشاء'' ہے۔ یہاں تک کہ قراءۃ قرآن اللہ عزوجل کے کلام کی حکایت ہے مگر نماز کے اندر سورہ فاتحہ (جو کہ قرآن کی پہلی سورت ہے) کے الفاظ ''حکایت'' اور معنی ''انشاء'' ہے۔ دلیل وہ حدیث قدسی ہے جس میں رب کریم

نے فرمایا:"قسمت الصلاۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل" الحدیث رواہ مسلم وغیرہ ۔اس میں سورہ فاتحہ کے متعلق ہی بیان ہے۔اور امت مرحومہ کا اسی پر اجماع ہے۔

اگر کوئی شخص نماز یا نماز کا کوئی حصہ حکایت کی صورت میں پڑھیگا،تو نہ اس کی اپنی نماز ہوگی اور نہ ہی اس کے پیچھے کسی اور کی نماز ہوگی۔اور اس قول کا قائل خرق اجماع کا مرتکب ہوگا۔

وروی عن النبی ﷺ "ید اللہ علی الجماعۃ" وفی روایۃ "ومن شذ شذ فی النار"۔

تہنئۃ وتحسین: عصر حدیث میں صاحب علم،بے باک،نڈر خطباء کی بڑی کمی ہے،اور خصوصا اہل سنت میں یہ کمی شدید ہے،مگر اللہ عزوجل کا پنجاب،سرحد،آزاد کشمیر بالخصوص اور ملک کے دیگر علاقوں پر بالعموم انعام ہے کہ اللہ عزوجل نے انکو ایک پروقار و ذی جاہ،نڈر و بے باک، صاحب علم وبصیرت،بہترین مدرس ومحقق،عظیم خطیب عطا کیا ہے،میری مراد حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد حنیف قریشی صاحب ہیں۔ خطابت وتصنیف کے راستے جدا ضرور ہیں،مگر مفتی **محمد حنیف قریشی** صاحب کا مجاہدانہ خطابت کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کی طرف توجہ دینا قابل صد تحسین ومبارک باد ہے۔

راقم کو مفتی **محمد حنیف** قریشی صاحب کے ساتھ اس مسئلہ(خطاب کے ساتھ درود وسلام) میں مکمل اتفاق ہے۔مفتی محمد حنیف قریشی صاحب کی یہ تالیف اپنے موضوع پر ایک جداگانہ انداز، اور ایک نئی طرح ہے۔جس میں عوام کی سادہ انداز میں راہنمائی کی گئی ہے اور علماء کے لئے معلومات کا ایک خزانہ جمع کیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ رب کریم اس تالیف کو تمام مسلمانوں(اپنوں اور بیگانوں)کے لئے باعث ہدایت بنائے اور مؤلف کی خدمت کو قبول فرمائے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ أنیب

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہٖ وصحبہ وسلم

عبد الناصر عبد اللطیف

استاذ الحدیث: جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

۲۰۰۸-۱۱-۲۴-

تقریظ:

از: علامہ مفتی نوید احمد چشتی صاحب دارالافتاء اہلسنت گرومندر کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کی حقیقت کو ذرائر کائنات وافرادممکنات میں جاری کرتے ہوئے، النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم کی نوید سنا۔۔۔اور نماز میں **السلام علیک ایھا النبی** کے خطاب سے اپنے نبی ﷺ پر سلام پڑھا کر قرب وبعد کے سارے جھگڑے مٹا دیئے۔پھر اشجار واحجار سے" الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ " کہلوا کر اہل محبت وعرفان کے شوق کی آتش کو فزوں تر کیا تو وہ قریب وبعید سے نغمہ سرا ہوئے۔۔۔ **یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک۔**

اہل ایمان ہمیشہ سے اپنے محبوب کریم ﷺ کو اپنی جانوں سے "اولیٰ" جانتے ہوئے خطاب کے ساتھ درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے آئے ہیں تاہم ایک شرذمہ قلیلہ کو یہ انداز محبت نہ بھایا اور انہوں نے "السوادالاعظم" سے اعتزال کی روش اپنائی اور خبث باطنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس عمل خیر وحسن کو شرک وبدعت کے فتووں کے ذریعے روکنے کی کوشش کی۔ایسے میں عقیدہ حقہ کے محافظوں نے نہ صرف ان کی چالوں کو ناکام کیا بلکہ اپنے مکروہ زخم چاٹنے پر مجبور کیا۔

حضرت العلامہ مناظر اسلام مفتی محمد حنیف قریشی ان ہی محافظوں میں سے ایک ہیں۔انہوں نے اس سے قبل تقریر کے ذریعے ان کے باطل ایوانوں میں تھرتھلی مچائی اب تحریر کے ذریعے ان کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔

زیر نظر رسالہ میں انہوں نے بڑے احسن انداز سے نہ صرف ندائیہ صیغوں کے ساتھ درود وسلام کے مسئلہ کو واضح کیا ہے بلکہ اپنی مناظرانہ طبیعت کے مطابق دیگر "اختلافی مسائل" پر بھی نفاست سے بحث کی ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔اور اس رسالہ کو عوام و خواص کے لئے یکساں مفید بنائے۔آمین

العبد المذنب

مفتی نوید احمد چشتی

تاریخ 25 نومبر 2008ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهِ الْمُخْتَارِ وَعَلٰى آلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَار

اما بعد!

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب 56)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی ﷺ) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ نے اپنی لا ریب کتاب میں بہت سارے احکامات صادر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد لیکن کسی فعل کی نسبت اپنی طرف نہیں کی کہ یہ کام میں کرتا ہوں تم بھی کرو، تاہم نبی پاک ﷺ پر درود (صلوٰۃ) کی نسبت اولاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد ایمان والوں کو حکم دیا کہ تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا کیا مطلب ہے؟

1: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب، اس کا آپ کی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود بھیجنے کا مطلب نبی کریم ﷺ کی بلندی درجات کے لئے دعا کرنا ہے۔ اس لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "یصلون" کی تفسیر "یبرکون" (یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں) نقل کی گئی ہے۔ (تفسیر مظہری زیر آیت مذکور)

تفسیر مظہری میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یرحم النبی علیہ وسلم صلی اللہ والملائکة یدعون له'
اور تفسیر طبری میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَرحَمُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَدعُولَه' مَلائِکَتُه'
وَیَستَغفِرُونَ ، یَآ ایُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا ادعُوا لِنَبِیِّ اللّٰه اور قرطبی میں ہے
اَلصَّلوٰةُ مِنَ اللّٰهِ رَحمَتُه' وَرِضوَانُه' وَمِنَ المَلَائِکَةِ الدُّعَاءُ وَالاِستِغفَارُ وَ
مِنَ الاُمَّةِ الدُّعَاءُ وَالتَّعظِیمُ لِاَمرِہٖ یعنی اللہ اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا مطلب
ہے کہ اللہ اپنے نبی ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اپنی رضا مندی کا اظہار کرتا
ہے اور فرشتے اللہ تعالیٰ سے طلب استغفار کرتے اور طلب رحمت کرتے ہیں اور اے
ایمان والو تم بھی نبی ﷺ کے لئے طلب رحمت کرو اور ان کی تعظیم کرو۔

فائدہ: اس آیت میں دو چیزوں کا حکم ہے۔ 1: درود 2: سلام

اسی لئے جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی
یارسول اللہ! ''أما السلام علیک فقد علمناه فکیف الصلوة علیک''
یارسول اللہ آپ پر سلام پڑھنے کا تو ہمیں علم ہے کہ کس طرح پڑھتے ہیں آپ ارشاد
فرمایئے کہ آپ پر درود کس طرح بھیجا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَاھِیمَ
وَعَلٰی آلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اِبرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبرَاھِیمَ
اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ ○[1]

---

[1] (مصنف عبدالرزاق ، مصنف ابن ابی شیبه ، مسند امام احمد جلد 4 صفحه 241،
بخاری شریف باب الصلوٰة علی النبی ، مسلم شریف باب الصلوٰة علی النبی ،
ابوداؤد شریف باب الصلوٰة علی النبی بعد التشهد، نسائی شریف باب کیف الصلوٰة علی
النبی جلد اوّل ، صحیح ابن حبان باب الصلوٰة علی النبی)

امام سخاوی ''القول البدیع'' میں، علامہ ابن قیم ''جلاء الافہام'' میں اور دیگر محدثین اور مفسرین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ''تشہد'' قرآن کی آیت کی طرح یاد کروائی تھی اور اس میں آپ ﷺ نے سلام کا طریقہ یوں تعلیم فرمایا۔

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ''

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس سے پتہ چل گیا تھا کہ نبی پاک ﷺ پر سلام کس طرح بھیجنا چاہیے۔

☆ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ......اور سلام ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھنا چاہیے۔

☆ آیت میں جب دو چیزوں کا حکم ہے تو اس پر عمل جب ہی ہو سکتا ہے جب صرف درود کے صیغوں پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ درود کے ساتھ سلام کے صیغے بھی استعمال کئے جائیں۔

☆ درود و سلام زندگی میں ایک دفعہ پڑھنا فرض ہے۔

☆ جب نبی پاک ﷺ کا نام لیا جائے تب درود و سلام پڑھنا واجب ہے۔

☆ نماز میں درود پڑھنا سنت ہے۔ (فقہ حنفی میں)

☆ دعا سے پہلے، دعا کے بعد، نماز سے پہلے، نماز کے بعد، اذان سے پہلے، اذان کے بعد، کتاب کے آغاز میں، مسجد میں داخل ہوتے وقت، مسجد سے نکلتے وقت، خطاب و وعظ کے شروع میں اور اسکے علاوہ ہر اس مقام پر درود و سلام پڑھنا مستحب ہے جہاں پر ممانعت نہ ہو جیسے جانور ذبح کرتے وقت، کوئی حرام کام کرتے وقت وغیرہ۔

(مراقی ، رد المختار ،طحطاوی)

☆ نماز میں درود ابراہیمی پڑھنا افضل ہے۔ (کتب فقہ ،مراقی ،حلبی ،شامی)

جبکہ نماز کے باہر ہر وہ صیغے استعمال کئے جائیں جن میں ''صلوٰۃ'' کے ساتھ ''سلام'' کا صیغہ بھی ہو۔ (القول البدیع از امام سخاوی صفحہ 62)

☆ امام زین العابدین سے منقول ہے کہ کثرت سے نبی پاک ﷺ پر درود و سلام پڑھنا اہل سنت (سنی) ہونے کی علامت ہے۔ (القول البدیع بحوالہ فضائل درود وسلام)

☆ ندائیہ صیغوں کے ساتھ درود وسلام بھیجنا، چاہے قریب سے ہو یا دور سے، مواجھہ شریف کے سامنے ہو یا باہر، مدینہ طیبہ میں ہو یا کسی اور جگہ، آہستہ ہو یا بلند آواز سے، پوری اُمت کے نزدیک جائز و درست ہے اور اس پر اعتراض محض جہالت یا عناد کے سوا کچھ نہیں۔

☆ جب کہ دُرودوسلام کے صیغے بھی مختص نہیں، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ○ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ○ صَلی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَامُحَمَّدَ ○ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ○ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلی اللّٰہُ عَلَیْکَ ○ صَلّی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ الْوَرٰی ○ یا ان جیسے اور ندائیہ صیغے ہر طرح سے درست ہیں۔ اور ندائیہ صیغوں کے ساتھ درود وسلام کتب معتبرہ میں موجود ہے۔ اگر ان صیغوں کے ساتھ درود وسلام پڑھنے میں کوئی حرج واقع ہوتی تو ہزاروں صلحاءِ امت، علماءِ کاملین ان صیغوں کو ہرگز استعمال نہ کرتے۔

☆ درود و سلام کی ہزاروں اقسام ہیں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی بارہ ہزار اقسام ہیں۔ (یہی وجہ ہے کہ مشہور ولی اللہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن چھوہروی علیہ الرحمۃ نے 30 پارے درود شریف لکھا۔)

☆ درود و سلام آہستہ پڑھا جائے یا اونچی آواز سے ہر طرح درست ہے۔ الروض الفائق میں شیخ شعیب بن سعد بن عبدالکافی المتوفی ۸۱۰ھ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک محدث سے سنا انہوں نے اعلان کیا۔ "مَنْ صَلّی عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَفَعَ صَوْتَہٗ وَجَبَتْ لَہٗ الْجَنَّۃُ" جس نے نبی پاک پر اونچی آواز سے درود وسلام پڑھا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تبلغنی حَیْثُ مَاکُنْتُمْ" مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا صلٰوۃ وسلام مجھے پہنچ جاتا ہے جہاں بھی تم ہو۔

(جلاء الافہام از علامہ ابن قیم جوزی صفحہ 72)

☆ سرکار نے ارشاد فرمایا۔ "اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ" میں محبت والوں کے درود وسلام کو خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔

(حصن حصین صفحہ 388 دلائل الخیرات ص ۳۲)

نوٹ : المھند علی المفند میں ہے کہ رشید احمد گنگوہی صاحب، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب دلائل الخیرات خود بھی پڑھتے اور مریدین کو اجازت بھی دیتے تھے اور اشرف علی تھانوی صاحب، حسین احمد مدنی صاحب بھی دلائل الخیرات کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

مزید تفصیل کے لئے: الشھاب ثاقب (صفحہ 66) از حسین احمد مدنی امداد المشتاق (صفحہ 62) فتاوٰی امدادیہ (جلد 5) تربیۃ السالک (ج ا ص 443) از اشرف علی تھانوی

☆ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود وسلام بھیجا کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔ جو کوئی شخص بھی مجھ پر دورد پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے۔ (یعنی میں سنتا ہوں) وہ جہاں کہیں بھی ہو (چاہے قریب، چاہے بعید) صحابہ کرام ؓ فرماتے ہیں ہم نے عرض کی آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے اللہ کے نبی علیہم السلام زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔

(جلاء الافہام ابن قیم جوزی بحوالہ بوادر النوادر صفحہ 205 از اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی، حجۃ اللہ علی العالمین جلد 1، صفحہ 713، سبل الھدٰی والرشاد صفحہ 358، جلد 2، الترغیب والترھیب جلد 2 صفحہ 502، معجم الطبرانی کبیر بحوالہ جلاء الافہام)

☆ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ " صلوا علی فی کل یوم الاثنین والجمعۃ بعد وفاتی اسمع منکم بلا واسطۃ " مجھ پر ہر پیر اور جمعہ کے دِن

درود شریف پڑھا کرو، اپنے وصال کے بعد میں تمہارا درود بلا واسطہ سنتا ہوں۔

(انیس الجلیس صفحہ 222 ،از امام جلال الدین السیوطی)

☆ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اکثروا من الصلوۃ یوم الجمعة ولیلة الجمعة ...... فانی اسمع صلوۃ ممن یصلی باُذُنی " (نزھة المجالس جلد2، صفحہ116 از علامہ عبدالرحمٰن الصفوری)

یعنی مجھ پر جمعہ اور جمعرات کے دِن کثرت سے درود وسلام پڑھا کرو میں تمہارا درود وسلام اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

☆ نبی پاک ﷺ ہر ایک پڑھنے والے کا درود وسلام سنتے ہیں، علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں " یسمع المسلم علیه من غیر واسطة و ان بعدوا " یعنی آپ ﷺ ہر سلام پڑھنے والے کے سلام کو بغیر کسی واسطہ کے سنتے ہیں چاہے وہ دور سے ہی کیوں نہ ہو۔ (الفتاوی الکبری ج 2 ص 139)

☆ ندائیہ صیغوں کے ساتھ درود وسلام کتب معتبرہ میں موجود ہے اور قرونِ اولیٰ سے پڑھا جانا ثابت ہے مانعین کا یہ کہنا کہ ندائیہ صیغوں سے درود وسلام پڑھا جانا یہ ایک صدی قبل کی پیداوار ہے محض جھوٹ، تجاہل عارفانہ یا جہل مرکب ہے۔

اب ذیل میں ان چند کتب معتبرہ کے حوالے دیئے جا رہے ہیں کہ جن میں ندائیہ صیغوں کے ساتھ درود وسلام موجود ہے۔

یاد رہے یہاں صرف اُن کتب کے حوالے دیئے جا رہے ہیں جو مانعین کے نزدیک بھی مسلمہ ہیں وگرنہ تو یہ تعداد ہزاروں میں پہنچ جاتی ہے۔

☆☆☆

حوالہ 1: نسیم الریاض شرح شفا شریف (جلد 5 صفحہ 78 طبع بیروت)

مصنف: علامہ **شہاب الدین احمد خفاجی** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1069ھ)

عبارت 1: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَام ...... اَنَّ الْمُرَادَ بِالسَّلَامِ قَوْلُھُمْ : اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی شخص مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کی طرف متوجہ کردیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

اس حدیث میں سلام سے مراد لوگوں کا کہنا

" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ " ہے

حوالہ 2: قصیدۃ النعمان (صفحہ 111)

مصنف: **امام اعظم ابوحنیفہ** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 150ھ)

صیغہ درود وسلام: **"صلی علیک اللّٰہ یا علم الھدی"**

☆ اے ہدایت کے نشان ﷺ! آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے۔

حوالہ 3: القول البدیع (صفحہ 180 بحوالہ فضائل درود مولوی زکریا صاحب صفحہ 105)

مصنف: علامہ **شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 902ھ)

عبارت: حضرت شیخ المشائخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہر نماز کے بعد **لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ** (آخر سورۃ توبہ تک) پڑھتے اور اسکے بعد تین مرتبہ **صلی اللّٰہ علیک یا محمد** پڑھتے تو امام ابوبکر بن مجاھد علیہ الرحمہ نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے آنے پر استقبال کیلئے کھڑے ہوئے اور انکی پیشانی پر بوسہ دیا۔

حوالہ 4: دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (صفحہ 239)

کلام: صحابی رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

صیغہ درود وسلام:

صلی علیک اللہ فی جنۃٍ

عالیۃ، مکرمۃ، الداخل

یارسول اللہ ﷺ ! اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے جنات عالیہ میں جس میں عزت والے داخل ہوں گے۔

حوالہ 5: مولد العروس (صفحہ 27)

مصنف: علامہ ابوالفرج امام عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی الجوزی المشہور بابن جوزی (المتوفی 597ھ)

علامہ ابن جوزی مشہور نقاد محدث ہیں انکے متعلق مولوی زکریا صاحب دیوبندی لکھتے ہیں۔

ڈھائی سو سے زیادہ کتب کے مصنف ہیں۔ 20ہزار آدمی ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ (فضائل اعمال، حکایات صحابہ رضی اللہ عنہم از مولوی زکریا صاحب دیوبندی)

عبارت: قَالَتْ آمِنَةُ فَسَكَتَتِ الْاَصْوَاتُ وَهَدَءَتِ الْحَرَكَاتُ وَتَطَاوَلَتِ الْاَعْنَاقُ وَاِذَا بِطَائِرٍ اَبْيَض مَرَّ بِجَنَاحَيْهِ عَلٰى ظَهْرِىْ فَوَضَعْتُ مُحَمَّدًا **اَلْقِيَام**

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

السلام علیک و رحمۃ اللہ وبرکاتہ'

حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے وقت غرائب کو بیان کرتے ہوئے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ... آوازیں تھم گئیں اور حرکتیں سکون میں آگئیں۔ جافریں نے قرار پکڑا تو اچانک ایک سفید پرندہ اپنے دو پروں کے ساتھ میرے اوپر

سے گزرا اور جب ہی میرے لال محمد ﷺ کا ظہور ہو گیا۔

القیام: حضور ﷺ کی ولادت کا ذکر سننے والے باادب کھڑے ہو کر سلام عرض کر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ، السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' آگے 18 مختلف صیغوں سے سلام عرض کرتے ہیں۔

مثلاً: طٰہٰ یا حبیبی سلامٌ علیک　　یا مَکِّیُ وَطَیِّبِیُ سلامٌ علیک

طٰہٰ یا محمد سلامٌ علیک　　احمد یا محمد سلامٌ علیک

یاعِزِّیُ وَ جَاھِیُ سَلام علیک الخ .

حوالہ5: زرقانی علی المواہب (جلد6،صفحہ 331)

مصنف: محمد الزرقانی بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان المصری (المتوفی 1122ھ)

عبارت: انہ ورد فی عدۃ طرق عن جماعۃ من الصحابہ انہم قالوا "یارسول اللہ صلی اللہ علیک"

صحابہ کی جماعت سے متعدد طرق سے منقول ہے کہ (نبی پاک ﷺ پر درود و سلام پڑھتے ہوئے) کہا کرتے تھے۔ یا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیک

حوالہ6: شرح الشفاء (جلد3،صفحہ 275)

مصنف: علی بن سلطان الھروی المشہور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1014ھ)

عبارت: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ یہ دونوں صحابی رسول ﷺ ہیں۔

اِذَا کَانَا دَخَلا الْمَسْجِدَ یَقُوْلَانِ وَقْتَ الدُّخُوْلِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

جب یہ دونوں مسجد میں داخل ہوتے تو وقتِ دخول "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

یارَسُولَ اللہ" پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ: پتہ چلا مذکورہ صیغے تیرھویں، چودھویں صدی کی ایجاد نہیں بلکہ صحابہ ﷺ سے بھی منقول ہیں۔

حوالہ 7: القول البدیع (صفحہ 185)

مصنف: علامہ شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (المتوفی 902ھ)

عبارت: حضرت علقمہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو پڑھا کرو۔

"صَلَّی اللّٰہُ وَ مَلَائِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ"

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول اللہ پر درود بھیجے، یارسول اللہ آپ ﷺ پر سلام ہو۔

حوالہ 8: رد المختار علی الدر المختار (جلد 2، صفحہ 84)

مصنف: علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز بن احمد المشھور بابن عابدین الشامی (المتوفی 1252ھ)

عبارت: یُسْتَحَبُّ أَنْ یُّقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّھَادَۃِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ" وَ عِنْدَ الثَّانِیَۃِ مِنْھَا، "قُرَّتْ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" ثم یقول "اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ" بعد وَضْعِ ظُفُرَیِ الْاِبْھَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ ﷺ یَکُوْنُ قَائِدًا لَہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ.

یعنی جب مؤذن اشھد ان محمد رسول اللہ کہے تو آذان سننے والا پہلی دفعہ کلمہ مذکور سن کر "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" پڑھے۔

اور دوسری دفعہ "قُرَّتْ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" پڑھے۔ اور پھر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر رکھ کر دعا مانگے "اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَ الْبَصَر" تو ایسا کرنے سے نبی پاک ﷺ اسے اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے کر جائیں گے۔

اوراذان میں حضور ﷺ کے نام کو سن کرانگوٹھوں کو چوم کرآنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔

حوالہ9: مسند فردوس (صفحہ 322)

مصنف: اُبومنصورالدیلمی (المتوفی 558ھ)

اذان سنتے ہوئے اشھد ان محمد رسول اللّٰہ سن کر پڑھے:

"الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ "اورانگوٹھوں کو چوم کرآنکھوں سے لگائے

حوالہ10: کنز العباد فی شرح الاوراد (بحوالہ فتاوٰی شامی صفحہ 84)

اورادشیخ شہاب الدین سہروردی

اذان میں اشھد ان محمد رسول اللّٰہ سن کرانگوٹھے چوم کرآنکھوں سے لگا کر پڑھے۔ " اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "

توایسا کرنے سے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ملے گی۔

حوالہ11: حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح (صفحہ 205)

مصنف: علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل الطحاوی الحنفی (المتوفی 1231ھ)

عبارت: جوشخص اذان میں" اشھد ان محمد رسول اللّٰہ" کے کلمات کو پہلی دفعہ سن کر" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ " پڑھے اوردوسری دفعہ سن کر ، "قرت عینی بک یا رسول اللہ " پڑھے پھر اللّٰھم متعنی بالسمع والبصر پڑھے اوراپنے انگوٹھوں کو چوم کرآنکھوں سے لگائے تونبی پاک ﷺ جنت کی طرف اس کی رہنمائی کرنے والے ہوں گے۔اوراس شخص کا یہ عمل مستحب ہے۔

حوالہ12: تذکرۃ الموضوعات (صفحہ 231)

مصنف: علی طاہر بن علی الھندی (المتوفی 986ھ)

عبارت: حضرت ابن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیوخ سے سنا جو کہ اپنے

انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے پڑھتے تھے۔

"صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ وَ یَانُوْرَ بَصَرِیْ وَیَا قُرَّةَ عَیْنِیْ"

ابن صالح فرماتے ہیں میں نے بھی جب سے یہ عمل شروع کیا تو میری آنکھیں کبھی نہیں دُکھیں اور یہ میرے مشائخ کا مجرب عمل ہے۔

حوالہ 13: جامع الرموز باب الاذان (جلد 1، صفحہ 125)

مصنف: امام شمس الدین محمد الخراسانی (المتوفی 962/955ھ)

عبارت: یُسْتَحَبُّ اَنْ یُّقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّهَادَةِ "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ" وَ عِنْدَ الثَّانِیَةِ مِنْهَا، "قُرَّتُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" ثم یقول "اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ" بعد وَضعِ ظُفْرَیِ الْاِبْهَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ فَاِنَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم یَکُوْنُ قَائِدًا لَهٗ اِلَی الْجَنَّةِ.

یعنی جب مؤذن اشھد ان محمد رسول اللّٰہ کہے تو آذان سننے والا پہلی دفعہ کلمہ مذکور سن کر "اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" پڑھے۔

اور دوسری دفعہ "قُرَّتُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" پڑھے۔ اور پھر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر رکھ کر دعا مانگے "اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ" تو ایسا کرنے سے نبی پاک ﷺ اسے اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے کر جائیں گے۔

اور اذان میں حضور ﷺ کے نام کو سن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانا مستحب ہے۔

حوالہ 14: المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتهرہ علی الالسنة (صفحہ 441)

مؤلف: شیخ شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (المتوفی 902ھ)

عبارت: اذان میں "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ" سن کر اگر پڑھے

"صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ وَ یَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ" تو اس کی آنکھیں نہ دُکھیں گی، اور کبھی اندھا نہ ہوگا۔

فائدہ: مذکورہ کتب انتہائی معتبر ہیں اور ان میں سے طحطاوی، جامع الرموز، اور ردالمختار فقہ کی مشہور اور معتبر کتب ہیں اور فتاوٰی دارالعلوم دیوبند، فتاوٰی رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی، فتاوٰی امدادیہ از اشرف علی تھانوی، فتاوٰی فریدیہ المشہور فتاوٰی دیوبند پاکستان اور دیگر فتاوٰی میں اکثر فقہی جزیے انہی کتب سے ہی پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ان سے ثابت ہے کہ اذان میں نبی پاک ﷺ کا اسم گرامی "محمد" سن کر انگوٹھے چومنا مستحب ہے اور اُخروی نجات کا ذریعہ ہے۔

انیس الجلیس صفحہ 142 پر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے میرا نام سن کر اپنے انگوٹھوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا وہ اپنے رب کو اس طرح دیکھے گا جیسے کہ نیک لوگ دیکھیں گے اور میری شفاعت اس کو نصیب ہوگی اگرچہ وہ گہنگار ہی کیوں نہ ہو۔

توضیح: تقبیل ابہامین: یعنی حضور ﷺ کے اسم گرامی کو سن کر ادب و محبت سے انگوٹھوں یا انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانا حدیث سے ثابت ہے۔

علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی مراقی کے حاشیہ صفحہ 205 پر لکھتے ہیں۔

" وذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوعاً من مسح العنین بباطن انملۃ السبابتین بعد تقبیلھما عند قول المؤذن اشھد ان محمد رسول اللہ وقال اشھد لہ الشفاعۃ "

"یعنی دیلمی نے مسند فردوس میں مؤذن کے قول اشھد ان محمد رسول اللہ کہنے کے وقت سبابہ انگلیوں کے پوروں کو چوم کر آنکھوں سے لگانے کے

عمل کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسئلہ **تقبیل ابھامین او سبابتین** کے بارے میں مانعین بھی مانتے ہیں کہ یہ عمل حدیث سے ثابت ہے۔

چنانچہ ''فتاوٰی دیوبند پاکستان'' (فتاوٰی فریدیہ) جلد دوم صفحہ 182 پر مفتی صاحب سے سوال ہوا کہ اذان میں **اشھد ان محمد رسول اللہ** پر پہنچ جائے تو بعض لوگ انگوٹھے چومتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ اور کہاں سے ثابت ہے۔

الجواب: جامع الرموز، کنز العباد، فتاوٰی صوفیہ اور کتاب الفردوس وغیرہ میں اس چومنے کو جائز کہا گیا ہے۔ اور اس باب میں احادیث مرفوعہ ضعیفہ مروی ہیں ایضاً فتاوٰی فریدیہ جلد اوّل صفحہ 319 پر اور ''بوادر النوادر'' میں اشرف علی تھانوی صاحب نے اس کے علاجاً مباح ہونے میں کہا ہے کہ شک نہیں ہے۔

اپیل: دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے انصاف پسند حضرات فتاوٰی فریدیہ کی عبارت کو بار بار پڑھیں کہ جب یہ عمل احادیث مرفوعہ سے ثابت ہے فقہاء اس کو مستحب لکھ رہے ہیں تو پھر اس عمل کے بجالانے والوں کو بدعتی ہونے کا الزام دینا کس طرح درست ہوسکتا ہے۔ کیا یہ شریعت سے مذاق اور ہوا پرستی نہیں؟

تقبیل ابہامین سے انکار سوائے ہٹ دھرمی کے اور کچھ نہیں ایسے میں ایک انصاف پسند دیوبندی سائل کا سوال اور فتاوٰی دارالعلوم دیوبند (عزیز الفتاوٰی) کا جواب ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

سوال: شامی میں ہے۔ **یستحب ان یقال عند سماع الاولٰی من الشھادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و عند الثانیۃ منھا قرت عینی بک یا رسول اللہ . الخ .**

اس عبارت سے تقبیل ظفرین (انگوٹھے چومنا) اگرچہ بطریق مرفوع ثابت نہ ہو مگر اس کی اصلیت ضروری معلوم ہوتی ہے جس سے اس کو بدعت کی حد میں لانا مشکل معلوم ہوتا ہے پھر ہمارے بزرگوں کا اس پر عمل نہ ہونا تعجب ہے اور وجہ متروک ہونے کی کیا ہے؟

الجواب: وجہ ممانعت اور متروک ہونے کی یہ ہوئی کہ عمل درحقیقت بطریق اعمال کے تھا، نہ بطریق سنیت کے۔ پس جب کہ عوام اس کو سنت سمجھنے لگے اور تارک پر طعن وملامت ہونے لگا ایسا امر اگر مستحب بھی ہو تو قابل ترک ہے اور صحابہ وتابعین کا اس پر عمل درآمد نہ ہونا دلیل ہے عدم ثبوت کی۔ (جلد 1 صفحہ 128)

قارئین: اس جواب کو غور سے پڑھیں اور پھر فتاوٰی فریدیہ کی عبارت کو ایک مرتبہ پھر پڑھیں وہاں مفتی صاحب لکھ رہے ہیں کہ یہ مسئلہ احادیث مرفوعہ سے ثابت ہے اور جائز ہے اور یہ بھی روایت سے ثابت ہے کہ یہ عمل صحابہ ﷺ نے کیا اور عمل بھی صدیق اکبر ﷺ کا اور پھر اس پر حضور کا خوش ہونا اور شفاعت کی خوشخبری دینا۔ کیا اس کی سنیت کیلئے کافی نہیں ہے اب خود سوچیں کہ عوام اس کو سمجھنے لگے یا یہ ہے ہی سُنت۔

(یاد رہے کہ سنت کے کئی معانی ہیں جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہیں۔)

اور مزید یہ کہ دیوبندی مسلک کے لوگ اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں تو جب طحطاوی، جامع الرموز اور شامی جیسی اور دیگر فقہ کی معتبر کتب اس عمل کو مستحب قرار دے رہی ہیں تو پھر حنفی ہو کر انکار کی وجہ کیا ہے۔؟

تارک پر طعن: بوجہ ترک کے نہیں ہے بلکہ تارک معاند، مانع پر طعن بوجہ اُمور مستحبہ کے منع کرنے کے ہے کیونکہ جو کام صدیوں سے مسلمانوں کا معمول ہے اور اس کا بجا لانا دنیوی واخروی سعادتوں کا ذریعہ ہے تو ایسے اچھے کام سے منع کرنا کیسے جائز ہو گیا؟

طحطاوی اور شامی کی مذکورہ عبارت تفسیر روح البیان (جلد 7 صفحہ 299) پر بھی ہے۔
اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ اور امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ
"منیر العینین" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

دعوتِ فکر: مومن بھائیو! حضور ﷺ کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنے کا یہ عمل دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے چلا آرہا ہے اور معتبر کتب میں اس عمل پر بہت بڑے دنیوی و اخروی انعامات کا اعلان کیا گیا ہے اگر اتنے سے عمل پر اتنا بڑا انعام ہے۔ تو

مومنو! سودا مہنگا نہیں ہے۔

حوالہ 14: الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم (جلد 5، صفحہ 186)

مصنف: ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 287ھ)

صیغہ درود و سلام: "صلی اللہ علیک یا رسول اللہ"

حوالہ 15: مواهب الجليل شرح مختصر الخليل (جلد 5، صفحہ 14)

مصنف: محمد بن محمد الخطاب الرعینی مالکی (المتوفی 954ھ)

عبارت: جو شخص 70 مرتبہ پڑھتا ہے "الصلوۃ والسلام علیک یا محمد"۔
تو فرشتہ اسے کہتا ہے تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔ آج تو جو بھی حاجت مانگے گا پوری ہوگی۔

حوالہ 16: المدخل (جلد 4، صفحہ 149)

مصنف: ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد المالکی، المعروف بابن الحاج (المتوفی 737ھ)

صیغہ درود و سلام "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ"

حوالہ 17: جلاء الافهام فی الصلوۃ والسلام علی خیر الانام (صفحہ 240)

مصنف: ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب المشہور بابن قیم جوزی (المتوفی 751ھ)

عبارت: حضرت ابو بکر مجاہد کے پاس حضرت شیخ المشائخ شبلی علیہ الرحمۃ تشریف لائے تو

وہ ان کے استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے اور ان کے ماتھے کو چوما جب ابو بکر بن مجاہد علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ان کے ساتھ ایسا کیوں کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے شبلی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتا دیکھا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کیوں کیا؟ تو رسول اللہ ﷺ فرمایا یہ ہر فرض نماز کے بعد " لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ " (آخر سورۃ تک) پڑھتا ہے اور ساتھ مجھ پر تین مرتبہ پڑھتا ہے۔ " **صلی اللہ علیک یا محمد** "

فائدہ : (1) اس سے معلوم ہوا کہ کسی بزرگ کے آنے پر اس کی عزت و احترام میں کھڑا ہونا منع نہ ہے۔

(2) رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے احوال سے بے خبر نہیں انہیں علم ہے کہ کون، کب، کس جگہ، کیا کر رہا ہے۔

حوالہ 18: تفسیر در منثور (جلد 1، صفحہ 475)

مصنف: **امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر الشافی السیوطی** (المتوفی 911ھ)

صیغہ درود وسلام " **اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه** "

حوالہ 19: تفسیر روح البیان (جلد 7، صفحہ 231)

مصنف: **علامہ محمد اسماعیل حقی بن مصطفٰی البروسوی الحنفی** (المتوفی 1128ھ)

عبارت: جو شخص نبی پاک پر 70 مرتبہ پڑھتا ہے۔

" **صلی اللہ علیک یا محمد** "

تو فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تجھ پر اے فلاں اللہ کی رحمت ہو جو تیری حاجت ہے تو مانگ تیرا سوال رد نہ کیا جائے گا۔

حوالہ20: اقتضاء الصراط المستقیم (جلد1، صفحہ369)

مصنف: علامہ احمد بن عبدالحلیم، ابن تیمیہ الحرانی (المتوفی 728ھ)

صیغہ درود وسلام ''صلی اللہ علیک یا محمد''

حوالہ21: مغنی المحتاج (جلد1، صفحہ505)

مصنف: امام محمد بن احمد الخطیب الشربینی المصری (المتوفی 977ھ)

صیغہ درود وسلام: ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم''

حوالہ22: البدایہ والنهایہ (جلد5، صفحہ701)

مصنف: ابوالفداء حافظ ابن کثیر الدمشقی (المتوفی 774ھ)

حضرت سیدہ زینب بنت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہما نے کربلا میں شہادت حسین علیہ السلام کے بعد رو رو کر اپنے نانا کی بارگاہ میں عرض کی۔

یا محمداہ ! یا محمداہ ! صلی علیک اللہ و ملیک

السماء ٥ هذا حسین بالعراء ٥ مزمل بالدماء ٥

مقطع الاعضاء ٥ یا محمداہ !

اے محمد ﷺ ہماری مدد کو پہنچو، اے محمد ﷺ ہماری مدد کو پہنچو، آپ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کا درود ہو۔ یہ میرا بھائی حسین غریب الوطنی میں کھلے میدان میں، خون کی چادر اوڑھے ہوئے اور اعضاء کٹے ہوئے ہے۔ اے محمد! ہماری مدد کو پہنچو۔

فائدہ:

اس سے ثابت ہوا کہ مشکل گھڑی میں نبی پاک ﷺ کو مدد کیلئے پکارنا اور آپ سے مدد مانگنا شرک نہیں ہے کیونکہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی مشرکہ نہیں ہو سکتی۔

حوالہ23: تفسیر حقی (جلد7، صفحہ 235)

مصنف: علامہ اسماعیل حقی البروسوی، (المتوفی 1128ھ)

عبارت: اور جان تو کہ درود وسلام کی مختلف چار ہزار اقسام ہیں اور ایک روایت میں 12 ہزار اقسام ہیں جیسا کہ امام حموی نے نقل کیا ہے۔ ومنها ۔اوران 12 ہزار اقسام میں سے ایک ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ

الصلوۃ والسلام علیک یا خلیل اللّٰہ الخ.

(مختلف 40صیغے)

حوالہ24: نعمت کبریٰ (صفحہ 36)

مصنف: امام احمد بن محمد بن علی بن حجر المشہور ابن حجر مکی (المتوفی 974ھ)

صیغہ درودوسلام: "الصلوٰۃ والسلام علیک یا مھدی و ھادی"

حوالہ25: احیاء علوم الدین (جلد1، صفحہ 363 مطبوعہ بیروت دارالکتب العلمیہ)

مصنف: امام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 505ھ)

27 صیغوں کے ساتھ سلام بحضور سرورِ کونین ﷺ پیش کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ٥ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ حَبِیْبَ اللّٰہِ

السلام علیک یا ابا القاسم ٥

پھر درود شریف پیش کیا:

٥ وَصَلّٰی عَلَیْکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْکَ الْغَافِلُوْنَ ٥ وَصَلّٰی عَلَیْکَ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔

○ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِکَ الطَّيِّبِيْنَ وَسَلَّمَ۔

☆ یارسول اللہ ﷺ! آپ پر اللہ تعالیٰ تب تک درود بھیجے جب تک آپ کا ذکر کرنیوالے ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل آپ کے ذکر سے غافل رہیں۔

☆ یارسول اللہ ﷺ! آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے اوّلین وآخرین میں۔

☆ پس آپ پر اللہ تعالیٰ درود وسلام بھیجے اور آپ کی آل پاک پر۔

حوالہ26: جواہر خمسہ (صفحہ 101)

مصنف: **شیخ محمد غوث گوالیاری** رحمۃ اللہ علیہ الباری

عبارت: "درود معظم" مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری لکھتے ہیں کہ جو مومن اس درود کو سید عالم ﷺ پر پڑھیگا تو حج کا ثواب اسکے نامہ اعمال میں لکھا جائیگا اور درود معظم یہ ہے۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکُمْ يَا مُحَمَّدَ نِ الْعَرَبِیُّ ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکُمْ يَا مُحَمَّدَنِ الْقُرَشِیُّ...... اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکُمْ يَاجَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ . الخ

نوٹ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جو کہ غیر مقلدین اہلحدیث اور دیوبندی حضرات کے بھی مسلمہ بزرگ ہیں۔ آپ اپنی کتاب "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" صفحہ 243 پر لکھتے ہیں۔

"یہ فقیر سفر حج کے دوران لاہور پہنچا اور اس نے شیخ محمد سعید لاہوری کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا تو آپ نے دعائے سیفی بلکہ جواہر خمسہ کے تمام اعمال کی اجازت عطا فرمائی۔"

معلوم ہوا۔ " اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه "شاہ صاحب کا وظیفہ بھی رہا اور یہ بھی یاد رہے کہ جواہر خمسہ صفحہ 318 پر دعائے سیفی پڑھنے کا طریقہ لکھا ہے کہ...... انک لا تخلف المیعاد پر پہنچے پھر تین بار "نادعلی" پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے استمداد ہمت کرے اور "نادعلی" یہ ہے۔

" نَادِ عَلِیًّا مَّظْھَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا لَکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ وَ بِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ o "

فائدہ : اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے استمد اد یعنی مدد طلب کرنا، یا علی مدد کہنا جائز ہے شرک نہیں۔ اگر شرک ہے تو شاہ ولی اللہ صاحب کے متعلق کیا کہا جائیگا؟

حوالہ 27: کامل ابن اثیر (جلد 2، صفحہ 167)

مصنف: علامہ مجدالدین ابوالسعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الاثیر (المتوفی 606ھ)

عبارت: حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کربلا میں شہادت امام حسین علیہ السلام کے بعد پڑھا۔ " صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ وَ مَلِیْکُ السَّمَاءِ "

حوالہ 28: شفاء شریف (صفحہ 442)

مصنف: امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 544ھ)

عبارت 1: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں مسجد میں جاتا ہوں تو میں کہتا ہوں۔

" اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ وَ مَلٰئِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ "

عبارت 2: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس پیغام رسالت لائے تو میں جس پتھر یا درخت پر گزرتا تھا وہ یہ کہتا تھا

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "

حوالہ29: افضل الصلوٰۃ علی سید السادات (صفحہ 455)

مصنف: علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبھانی (المتوفی 1350ھ)

عبارت: جو شخص مشکل وقت میں ایک ہزار دفعہ پڑھے۔

''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ'' فانھا التریاق المجرب۔

یہ درود شریف ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ'' مشکل کے حل کیلئے مجرب تریاق ہے۔

حوالہ30: انوار المحمدیہ مختر المواھب اللدنیہ (صفحہ 601)

مصنف: امام یوسف بن اسماعیل نبھانی المصری (المتوفی 1350ھ)

جو شخص 70 مرتبہ پڑھے ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ'' تو فرشتہ اسے پکار کر کہتا ہے، تجھ پر اللہ کی رحمت ہو آج تیری مراد پوری ہوگئی۔

حوالہ31: انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق (صفحہ 168)

مصنف: علامہ عبدالمقصود محمد سالم المصری الازہری

صیغہ درود و سلام: '' اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الشُّھُوْدِ ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طبیبَ الْقُلُوْبِ ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ البدرِ ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الْحق...... الخ ''

(تقریباً سو سے زیادہ صیغوں کے ساتھ ندائیہ درود و سلام مذکور ہے)

حوالہ32: سعادة الدارين فی الصلوة علی سید الکونین

(صفحہ 697)

مصنف: علامہ یوسف بن اسماعیل النبھانی (المتوفی 1350ھ)

حضور ﷺ کی بارگاہ میں ندائیہ درود وسلام پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہ

یہ امام شاذلی کا وظیفہ ہے۔

حوالہ33: قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم

(صفحہ156)

مصنف: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 1176ھ)

سرکارِ مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِہٖ وَیَا خَیْرَ مَا مُوْلٍ وَیَا خَیْرَ وَاھِبِ

اے ساری کائنات میں برگزیدہ ذات اور اے تمام ان لوگوں میں سے بہتر جن سے خیر کی اُمید کی جاسکتی ہے۔ اور اے ان تمام جود وعطا کرنیوالوں سے زیادہ سخی! آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو۔

حوالہ34: حجة اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین

(صفحہ 442)

مصنف: علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ"

یہ (درود و سلام کا صیغہ) مشکلات کے حل کے لئے تریاق ہے اور مجرب ہے۔

حوالہ35: سیرت الرسول (صفحہ85)

مصنف: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بعد از وصال النبی ﷺ پڑھا۔

" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ لَقَدْ طِبْتَ حَيًّا وَّ مَيِّتًا "

حوالہ36: کتاب الصلوٰۃ علی النبی للنووی

(بحوالہ افضل الصلوٰۃ للنبھانی182)

مصنف: امام ابوذکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 676ھ)

صیغہ درود وسلام: " صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه "

حوالہ37: سیرت ابن ھشام (صفحہ 40)

مصنف: ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 213ھ)

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بعد از وصال النبی ﷺ پڑھا۔

يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکُ ضَوْءُهُ ○ صَلّٰى عَلَيْکَ مُنَزِّلُ الْقُرْآن

اے خاتم الرسل ﷺ جن کی روشنی برکتیں دینے والی ہے

آپ پر قرآن کے نازل کرنے والے کا درود ہو۔

حوالہ38: شفاء شریف (صفحہ 371)

مصنف: علامہ عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 544ھ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں جا رہا تھا تو پتھروں سے آوازیں آتی تھیں۔

" اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه "

عبارت: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو عورتیں ان کے دائیں بائیں بین کرنے لگیں۔ آپ کا چہرہ کھولا گیا تو اچانک آپ

بول پڑے اَنْصِتُوا ! اَنْصِتُوا ! چپ ہوجاؤ، چپ ہوجاؤ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَلنَّبِیُّ الاُمِّیُّ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ .... ثم قال اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ثُمَّ عَادَ مَیِّتًا کَمَا کَانَ "

☆ محمد، اللہ کے رسول ہیں جو نبی امی اور خاتم الانبیاء ہیں۔ .... پھر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر آپ جیسے پہلے تھے اسی طرح دوبارہ فوت ہوگئے۔

☆ اس روایت سے معلوم ہوا! رسول اللہ ﷺ کے غلام مرنے کے بعد بھی اپنے آقا پر سلام پڑھنے سے باز نہیں آتے۔ وہ مر کر بھی۔ " اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ " پڑھتے ہیں۔

بقول شاعر! میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

حوالہ39: بوستان سعدی (صفحہ 11)

مصنف: الشیخ شرف الدین الملقب مصلح الدین سعدی شیرازی (المتوفی 691ھ)

چہ وصفت کند سعدی نا تمام
علیک الصلوۃ اے نبی والسلام

☆ سعدی بیچارہ آپ کی کیا تعریف کرے یارسول اللہ ﷺ آپ پر درود وسلام ہو۔

حوالہ40: اوراد فتحیہ (صفحہ 41)

مصنف: شیخ المشائخ سید علی ہمدانی قدس سرہ النورانی (المتوفی 786ھ)

اوراد فتحیہ کے متعلق شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ "الانتباہ فی سلاسل اولیاء" کے صفحہ 141 پر فرماتے ہیں۔ "14 سو اولیاء اللہ کے کلام کا مجموعہ ہے خود نبی کریم ﷺ

نے امام کبیر سید علی ھمدانی کو یہ اوراد پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور جو شخص اسے پڑھے گا اسے 14 سو ولیوں کی ولایت سے فیضان ملے گا۔" اوراد فتیحہ کے آخر میں 18 صیغوں کے ساتھ موجود ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ۝ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْلَ اللّٰہ الخ

حوالہ 41: الروض الانف (جلد 4، صفحہ 457)

مصنف: امام عبدالرحمن السھیلی (المتوفی 581 ھ)

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد پڑھا۔

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ اَلْمُبَارَکُ ضَوْؤُہٗ ۝ صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْقُرْآنْ

اے خاتم الرسل ﷺ جن کی روشنی برکتیں دینے والی ہے

آپ پر قرآن کے نازل کرنے والے کا درود ہو۔

حوالہ 42: المنتظم فی تاریخ الامم (جلد 8، صفحہ 178)

مصنف: ابوالفرج ابن جوزی (المتوفی 597 ھ)

صیغہ درود وسلام: " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "

حوالہ 43: برکات درود شریف (صفحہ 14)

(بحوالہ کتاب درود وسلام از مولانا جعفر ضیا قادری)

مصنف: مولوی ظفر احمد دیوبندی خلیفہ مجاز، مولوی زکریا صاحب (المتوفی 1394ھ)

نماز کے علاوہ اور مقامات پر درود وسلام یوں پڑھنا چاہیئے۔

" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "

حوالہ 44: الشھاب ثاقب (صفحہ 65)

مصنف: حسین احمد مدنی صاحب صدر مدرس دارالعلوم دیوبند

عبارت: وہابیہ خبیثہ کی زبان سے بارہا سنا گیا ہے کہ وہ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' کوسخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرتیں اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اُڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صوَر درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب ونداء کیوں نہ ہو مستحب ومستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔

فائدہ: مدنی صاحب کی عبارت سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

1: ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ''یا دیگر خطاب کے صیغوں سے درود وسلام پڑھنے سے منع کرنے والے ''خبیث'' ہیں۔

2: یہ صیغہ درود وسلام اہلِ حرمین کا معمول تھا۔

3: مذکورہ صیغوں سے درود وسلام پڑھنا مستحب ہے۔

4: حسین احمد مدنی صاحب دیوبندی کے نزدیک بھی وہابی خبیث لوگ ہیں۔

5: دیوبندی مکتبہ فکر کے لوگوں کو ان کے بزرگوں کا حکم ہے کہ وہ مذکورہ صیغوں سے درود وسلام کو اپنا معمول بنائیں۔

حوالہ45: امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق (صفحہ 49)

مصنف: **مولانا اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی**

عبارت: فرمایا بعض لوگ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' بصیغہ خطاب میں کلام کرتے ہیں، یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے۔ لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ عالم امر مقید بجہت و طرف و قرب و بعد وغیرہ نہیں پس اس کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔

حوالہ46: فیصلہ ہفت مسئلہ (صفحہ 8)

مصنف: سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

(مرشد گرامی مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند، مولانا رشید احمد گنگوہی دیوبندی، مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عبارت: ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

حوالہ47: شمائم امدادیہ (صفحہ 52)

مرتبہ: مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فرمایا۔

"اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کے جواز میں شک نہیں۔

حوالہ48: رسالہ المبشرات ملحقہ بلغۃ الحیران (صفحہ 8)

مصنف: حسین علی واں بچھراں، اُستاد مولوی غلام اللہ خان آف راولپنڈی

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پڑھ رہا ہوں۔

"اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ"

نوٹ:

اسی المبشرات صفحہ ۸ پر مولوی حسین علی صاحب نے لکھا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پل صراط سے نیچے گر رہے ہیں تو میں نے ان کو گرنے سے بچا لیا۔ یاد رہے کہ بالاتفاق پل صراط جہنم کے اوپر ہے، غور کریں کیا یہ گستاخی نہیں ہے؟

حوالہ 49: براھین قاطعہ (صفحہ 222)

مصنف: مولوی خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی (تبلیغی جماعت کے امیر مولوی زکریا صاحب کے پیر و مرشد)

عبارت: اگر محبت و شوق سے پڑھے۔

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" تو جائز ہے۔

حوالہ 50: ضیاء القلوب (صفحہ 61)

مصنف: حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (مرشد گرامی علمائے دیوبند)

حضور اکرم ﷺ کی زیارت حاصل کرنے کا طریقہ لکھتے ہیں۔

عشاء کی نماز کے بعد نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمالِ مصطفیٰ ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرے کیساتھ تصور کرے اور

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" دائیں طرف o

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ" بائیں طرف o

اور "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ" کی ضرب دِل پر لگائے اور جس قدر ہو سکے متواتر درود شریف پڑھے اور طاق عدد میں اللھم صل علی محمد...... پڑھے اور 21 بار سورۂ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ کی طرف سوئے اور "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے...... تو ان شاء اللہ العزیز سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

فائدہ: عمامہ یا پگڑی رسول اللہ ﷺ کی مبارک سنت ہے اور کسی بھی رنگ

کا عمامہ سنت سمجھ کر پہنا جائے، ثواب ہے۔ نبی پاک ﷺ سے مختلف رنگوں میں عمامہ پہنا جانا ثابت ہے۔ کچھ لوگ سیاہ عمامے پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ شیعہ کا شعار ہے اور کچھ لوگ سبز عمامے پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ ان کا یہ اعتراض سراسر جہالت و گمراہی ہے۔ سبز اور سیاہ عمامہ باندھنا حدیث سے ثابت ہے۔

"عن سلیمان بن ابی عبداللّٰہ قال ادرکت المھاجرین الاوّلین یعتمون بعمائم کرابیس سود و بیض وحمر وخضر وصفر"

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد6 صفحہ48 طبع ملتان)

حضرت سلیمان بن ابو عبداللہ (مشہور تابعی ہیں اور مقبول ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں) فرماتے ہیں میں نے مہاجرین اولین کو سوتی کپڑے میں سیاہ، سفید، سرخ، سبز اور زرد عمامے باندھتے پایا۔

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی 1052ھ) فرماتے ہیں

دستار مبارک آنحضرت ﷺ در اکثر اوقات سفید بود گاہے سیاہ واحیانا سبز (کشف الالتباس فی استحباب اللباس صفحہ 8)

آنحضرت ﷺ کی پگڑی مبارک اکثر اوقات سفید کبھی سیاہ اور کبھی کبھی سبز ہوتی تھی۔

اسی طرح خلاصۃ الفتاوٰی جلد 3 صفحہ 153 رسالہ ضیاء القلوب فی لباس المحبوب میں ہے۔

دستار مبارک ﷺ اکثر اوقات سفید بود گاہے دستار سیاہ واحیانا سبز (کشف الالتباس فی استحباب اللباس صفحہ 8)

حضور کا عمامہ مبارک اکثر اوقات سفید ہوتا کبھی سیاہ اور کبھی کبھی سبز۔

تھوڑا آگے چل کر لکھتے ہیں: و بہترین لباس سفید است بدستار

سیاہ و سبز اور بہترین لباس سفید ہے سیاہ یا سبز عمامہ کے ساتھ۔

شرح سفر السعادۃ ص 431 (مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر) پر محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔ بہ تحقیق ثابت شدہ است کہ دوست تریں رنگہا نزد آنحضرت ﷺ بعد از بیاض خضرت بود"

یعنی تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سفید رنگ کے بعد خالص سبز رنگ بہت زیادہ پسند تھا۔

اسی طرح مرقات جلد 8 صفحہ 234 پر ملا علی قاری رقمطراز ہیں:

وقد ورد انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ علی مارواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابونعیم فی الطب"

اور یہ تحقیق سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا۔

اور تفسیر مظہری جلد 6 صفحہ 32 پر موجود ہے:

عن انس قال کان احب الالوان الی رسول اللہ ﷺ الخضرۃ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا۔

حوالہ 51: شکر النعمۃ بذکر الرحمۃ (صفحہ 10)

مصنف: **اشرف علی تھانوی صاحب دارالعلوم دیوبند**

عبارت: "آج جی کرتا ہے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام زیادہ پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ سے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "۔

حوالہ 52: فتاوی فریدیہ (فتاوی دیوبند پاکستان) (جلد دوم صفحہ 182)

مصنف: **مفتی محمد فرید صاحب، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک**

آذان سنتے ہوئے۔ "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَسُوْلُ اللّٰہ " پہلی دفعہ سن کر "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ " پڑھنا مستحب ہے۔ (ردالمختار کی عبارت کی توثیق)

حوالہ53: فضائل درود شریف (صفحہ 23)

مصنف: مولوی زکریا صاحب دیوبندی

عبارت: اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' کہنے کے ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ'' کہے تو زیادہ اچھا ہے۔

حوالہ 54: فتاوٰی فریدیہ (المشہور فتاوی دیوبند پاکستان) (جلد4، صفحہ364)

مصنف: مفتی محمد فرید صاحب، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ بوقت زیارت، روضہ اقدس کے پاس درود شریف کے صیغے، اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وغیرہ یعنی خطاب کے صیغے اور حروف نداء جو کہے جاتے ہیں ان کا ثبوت احادیث میں نہیں ہے کیا زید کا یہ کہنا صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ خطاب کے صیغے (اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے امر سے مروی ہیں رواہ ابوحنیفہ۔

وَاَیْضًا جَازَ مِنَ الْبَعِیْدِ فِی بَعْضِ الْاَحْوَالِ فَکَیْفَ لَایَجُوْزُ مِنَ الْقَرِیْبِ لِاَنَّ سِمَاعَ الْمَوْتٰی حَقٌّ یعنی (اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ) دور سے بھی بعض حالتوں میں پڑھنا جائز ہے تو قریب سے پڑھنا کیسے ناجائز ہو سکتا ہے کیونکہ سماع موتیٰ حق ہے۔

فائدہ: فتاوٰی دیوبند پاکستان کے اس حوالے سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ

☆ ندائیہ درود و سلام قریب و بعید دونوں سے یکساں جائز ہے۔

☆ مذکورہ ندائیہ صیغے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہیں۔

کیا ہمت ہے دیوبندی حضرات میں کہ وہ مفتی صاحب کے اس فتوی کو چیلنج کر سکیں؟

حوالہ55: فتاوی دار العلوم دیوبند (عزیز الفتاوٰی)

مصنف: مفتی عزیز الرحمٰن صاحب دیوبندی (جلد 1، صفحہ 128)

"اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ سن کر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" پڑھنا مستحب ہے۔ (شامی کی عبارت کی توثیق)

حوالہ56: بوادر النوادر (صفحہ 205)

مصنف: مولانا اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی (اشرف علی تھانوی صاحب کی آخری تصنیف)

صیغہ درود وسلام: "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ"

حوالہ57: حزب الصلوۃ والسلام (صفحہ 154)

مصنف: ظفر احمد دیوبندی خلیفہ مجاز مولوی زکریا صاحب (بحوالہ درود وسلام)

عبارت: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

الصلٰوۃ والسلام علیک یانبی اللّٰہ

یہ مشہور درود شریف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے۔

حوالہ58: درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ (صفحہ 75)

مصنف: مولوی سرفراز احمد صفدر گکھڑوی دیوبندی

عبارت: ہم اور ہمارے تمام اکابر "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کو بطور درود شریف پڑھنے کو جائز سمجھتے ہیں۔

حوالہ59: فتاوی فریدیہ (فتاوی دیوبند پاکستان) (جلد 1، صفحہ 375)

مصنف: مفتی فرید صاحب دیوبندی جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

"صلوۃ وسلام" میں کلمات نداء (یارسول اللہ) کا استعمال جائز ہے اور صفحہ 378 پر ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بطور درود شریف پڑھنا غلط نہیں ہے۔

حوالہ 60: فتاوٰی برکاتیہ (صفحہ 177، بحوالہ درود وسلام)

مصنف: مولوی برکات احمد اہلحدیث

عبارت: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھنا جائز ہے۔ کوئی حرج نہیں۔

عبارت: صفحہ 87: نبی کریم ﷺ کی محبت میں عبادت سمجھ کر درود وسلام "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" پڑھا جائے تو جائز ہے۔

حوالہ 61: جذب القلوب الٰی دیار المحبوب (صفحہ 291)

مصنف: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1052ھ)

عبارت: جو شخص آیت پڑھے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ...... الآیۃ اور اس کے بعد 70 مرتبہ پڑھے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ" تو فرشتہ آسمان سے آواز دیتا ہے آج تیری کوئی ایسی حاجت نہ ہوگی جو پوری نہ ہو۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ چونکہ حضور ﷺ کا نام لے کر پکارنا منع ہے اس لئے اگر "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کہے تو زیادہ اچھا ہے۔ اور میں (شاہ عبدالحق محدث دہلوی) کہتا ہوں کہ اگر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ کہے تو بہت ہی مناسب ہے۔

حوالہ 62: سیرت ابن ہشام (جلد 6، صفحہ 94)

مصنف: ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب (المتوفی 213ھ)

صیغہ درود وسلام:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالتَّابِعِیْنَ

حوالہ63: افضل الصلوة علی سید السادت (صفحہ 110)

مصنف: علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبھانی المصری رحمۃ اللہ علیہ

لا الہ کے بعد سب سے افضل وظیفہ ہے۔

" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "

حوالہ64: الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم (جلد 5، صفحہ 186)

مصنف: ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 287ھ)

صیغہ درودوسلام: "صلی اللّٰہ علیک یا رسول اللّٰہ"

حوالہ65: البدایہ والنہایۃ (جلد 6 صفحہ 174، طبع بیروت)

مصنف: علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 774ھ)

عبارت: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ **فوت ہوئے** تو عورتیں ان کے دائیں بائیں بین کرنے لگیں۔ آپ کا چہرہ کھولا گیا تو اچانک آپ بول پڑے اَنْصِتُوْا ! اَنْصِتُوْا ! چپ ہوجاؤ، چپ ہوجاؤ۔ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ .... ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ثُمَّ عَادَ مَیِّتًا کَمَا کَانَ "

☆ محمد، اللہ کے رسول ہیں جو نبی امی اور خاتم الانبیاء ہیں۔ .... پھر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر آپ جیسے پہلے تھے اسی طرح دوبارہ فوت ہوگئے۔

حوالہ66: الروض الفائق فی المواعظ والرقائق (صفحہ 296)

مصنف: علامہ شیخ شعیب بن سعد بن عبد الکافی المصری (المتوفی 810ھ)

عَلَیْکَ صَلَّی الْاِلٰـہُ مَا سَھِرَتْ — عَیْنٌ وَمَا فِیْ مَنَامِھَا ھَجَعَتْ

یارسول اللہ ﷺ! آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے جب تک آنکھیں جاگتی رہیں اور جب تک نیند میں سوتی رہیں۔

صفحہ 380: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ (تین صیغوں کیساتھ)

صفحہ 383: صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ الْوَرٰی

مَا نَاحَ قُمْرِی بِغُصْنٍ اَخْضَرٖ

اے مخلوق میں بہترین ذات! آپ ﷺ پر اللہ کا درود ہو جب تک قمریاں سبز ٹہنیوں پر چہچہاتی رہیں۔

صفحہ 384: صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ

مَا رَاحَ حَادٍ بِاِسْمِہٖ یَتَرَنَّمٗ

یارسول اللہ ﷺ آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو جب تک گنگنانے والا اس (اللہ) کا نام گنگناتا رہے۔

عَلَیْکَ صَلَاۃُ اللّٰہِ یَا اَشْرَفَ الْوَرٰی

''اے مخلوق میں سب سے بہتر ذات! آپ ﷺ پر اللہ کا درود ہو۔''

حوالہ 67: تاریخ الرسل والملوک (جلد 2، صفحہ 287)

مصنف: ابن جریر الطبری (المتوفی 310ھ)

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کربلا میں شہادت حسین علیہ السلام پر پڑھا۔

''یَا مُحَمَّدَاہُ! صَلّٰی عَلَیْکَ مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ''

''اے محمد ﷺ! ہماری مدد کو پہنچئے آپ پر آسمان کے فرشتے درود بھیجیں''

حوالہ 68: کتاب الوسائل الی معرفۃ الاوائل (صفحہ 47)

مصنف: امام الملک والدین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 911ھ)

عبارت: 791ھ میں بھی ہر آذان کے ساتھ درود وسلام پڑھا جاتا تھا اور موذن ہر

اذان سے پہلے پڑھتے تھے: " اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "

حوالہ69: النجوم الظاھرہ فی تاریخ ملوک المصر والقائرہ (جلد3،صفحہ 214)

مصنف: **ابن تغری بردی** (المتوفی 873ھ)

سلطان منصور قلاؤن کے دور 765ھ میں بھی موذن، اذان سے پہلے کئی مرتبہ پڑھتے تھے۔

" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "

" اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ "

فائدہ: اذان سے پہلے یا بعد نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام پڑھنا مستحب عمل ہے۔ پڑھنے والا ایمن وسعادت کا مستحق ٹھہرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی بارگاہ میں اذان کے ساتھ درود وسلام پڑھنا کوئی نیا کام نہیں صدیوں سے اس پر عمل ہو رہا ہے اور ہر اچھے عمل سے پہلے نبی پاک ﷺ پر درود وسلام پڑھنا محمود من اللہ ہے۔ اذان سے قبل یا بعد درود وسلام پڑھنا اذان میں "اضافہ" نہیں ہے بلکہ اذان کے بعد اور دعائے وسیلہ سے پہلے درود وسلام کا حکم احادیث میں صراحۃً وارد ہے چنانچہ مسلم شریف کی روایت ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ

(مسلم شریف جلد1،صفحہ166)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم موذن سے اذان سنو تو اس کی مثل کہو پھر مجھ پر درود پڑھو بیشک جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لئے دعائے وسیلہ پڑھو۔ جب اذان کے بعد درود وسلام متصل پڑھنے سے اذان میں اضافہ نہیں ہوتا تو قبل پڑھنے سے اضافہ کیسے ہوگیا۔؟

''اذان کے ساتھ درود وسلام باقاعدہ اور حکماً سلطان ایوبی رحمہ اللہ کے دور میں شروع ہوا اور اسے حکماً شروع کرنے کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ جب حاکم بن عبدالعزیز قتل ہوا تو اس بہن ست الملک تخت نشین ہوئی اور اس نے حکم دیا کہ اس کے بیٹے ''ظاہر'' پر اذان کے ساتھ سلام پڑھا جائے مؤذن اذان کے ساتھ کہتے ''السلام علی الامام الظاهر '' اور یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے اسے بند کروایا اور حکم دیا کہ اذان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام پڑھا جائے۔'' اتنا لکھنے کے بعد امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی المتوفی 902ھ اپنی کتاب القول البدیع صفحہ 196 پر لکھتے ہیں کہ ''اس کے مستحب یا غیر مستحب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اور مستحب ہونے پر قرآن کی آیت '' وافعلوا الخیر '' سے استدلال کیا گیا ہے والصواب انه بدعة حسنة یوجر فاعله بحسن نیته اور درست بات یہ ہے کہ یہ ''عمل حسن ہے'' اور صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کو اس کی حسن نیت کی وجہ سے اجر ملے گا۔''

اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام نہ فرض نہ واجب بلکہ مستحب عمل ہے پڑھنے والے کو ثواب اور نہ پڑھنے والے پر کوئی طعن نہ کوئی گناہ۔ البتہ اس عمل خیر سے منع کرنا بمطابق نص قرآنی مؤمنین کا شیوہ نہیں ہے۔ یاد رہے کہ جب تک کسی کام سے شریعت مطہرہ نے منع نہ کیا ہو تو وہ کام اصلاً جائز ہوتا ہے اور اس کو کرنے سے روکا نہیں جاسکتا۔ چنانچہ فتاوٰی دارالعلوم دیوبند (عزیز الفتاوٰی) جلد 1، صفحہ 120 پر مفتی صاحب لکھتے ہیں۔ ''نزد فقہاء اَصل در اشیاء اباحت است تاوقتیکہ دلیل مناقض وارد نشود'' یعنی ہر چیز اصل میں مباح (جائز) ہے جب تک کہ اس کے خلاف کوئی دلیل وارد نہ ہو۔ اسی طرح فتاوٰی فریدیہ (فتاوٰی دیوبند پاکستان) جلد 1، صفحہ 593 پر مولانا مفتی فرید صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔ ''جس اَمر کے متعلق پیغمبر علیہ السلام

سے نہی وارد نہ ہو وہ بدعت اور مکروہ نہیں ہوتا۔'' یہی مفتی صاحب فتاوٰی فریدیہ جلد 4، صفحہ 521 پر ایک اُصول رقم فرماتے ہیں۔ ''مبادی میں یہ ضروری نہیں کہ نص صریح سے ثابت ہوں البتہ یہ ضروری ہے کہ نص سے متصادم نہ ہوں'' اور فتاوٰی فریدیہ جلد 3 صفحہ 294 پر رقم طراز ہیں۔ ''فان عدم الثبوت لایستلزم ثبوت العدم'' یعنی کسی شی کے نہ کرنے سے اسکا ناجائز ہونا ثابت نہیں ہوتا اور بوادر النوادر صفحہ 341 پر اشرف علی تھانوی صاحب سے سوال ہوا کہ نقش نعل رسول ﷺ کیساتھ اظہارِ اَدب اور اس کی تکریم بجالانے پر کونسی دلیل ہے؟ تو جواب دیا ''اگر اَدب وشوقِ طبعی سے کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ایسے اُمورِ طبعیہ کے جواز کیلئے دلیل کی ضرورت نہیں خلافِ دلیل نہ ہونا ہی کافی ہے۔''

ان اصول اور ضوابط پر عمل درآمد کی ایک جھلک:

فتاوٰی دارالعلوم دیو بند (عزیز الفتاوٰی) جلد 1، صفحہ 270 پر ملتی ہے۔ مفتی صاحب سے **سوال** ہوتا ہے کہ:

طاعون زدہ شہر کے ارد گرد یٰسین شریف پڑھنا اور جب لفظ مبین آئے تو اس وقت کھڑے ہو کر اذان دینا کیسا ہے۔ جبکہ ایک عالم نے اسے بدعت سیئہ قرار دیا ہے۔

جواب: عمل مذکور اگرچہ حدیث وفقہ سے ثابت نہیں لیکن بطریق اعمالِ مشائخ اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

اذان کے ساتھ درود وسلام صدیوں سے باقاعدہ جاری ہے اور ہزاروں اجل فقہاء، علماء، محدثین اور مشائخ اس کو تحسین کی نظر سے دیکھتے آئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ دورِ حاضر میں اِس عملِ حسن سے لوگوں کو روکنے پر شدت برتی جا رہی ہے اور جہلاء اور معاندین کا ایک نام نہاد طبقہ کثرت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دکھاؤ کس جگہ لکھا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کے ساتھ اس طرح درود وسلام پڑھا ہے۔ ایسے مانعین

مذکورہ بالا سوال کے جواب کو ایک بار پھر پڑھیں کہ جو کام حدیث وفقہ سے ثابت نہ بھی ہو اگر مشائخ اس کو اپنا معمول بنالیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوتی۔ تو غور کیا جائے 765ھ کے بعد سے لے کر آج تک ہزاروں فقہاء، علماء، محدثین، مفسرین گذرے ہیں کسی نے بھی اذان کے ساتھ درود وسلام پر اعتراض نہ کیا اور یہ عمل انہیں بدعت نظر نہ آیا تو چند جہلا کا اس کو بدعت کہہ دینا کس طرح درست ہوسکتا ہے؟ اور پھر تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ "اَدب اور شوق میں ان امور کے بجالانے کیلئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے" تو یہ قانون صرف اپنے لئے ہی کیوں ہے؟ دوسروں کیلئے اس کا دروازہ کیوں بند کر دیا جاتا ہے؟ آخر ہم پوچھتے ہیں کہ اذان کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کے خلاف کونسی دلیل شرعی ہے جبکہ اس کے پڑھنے پر قرآن کا اَمر مطلق "صلوا علیہ وسلموا تسلیما" موجود ہے۔ جس کا مفاد اہل علم کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ پھر اس مسئلہ پر عوام کو لڑانا، مناظروں اور مجادلوں سے ماحول کو مکدر کرنا دین کی کونسی خدمت ہے۔ چونکہ ہمارا موضوع "اذان کے ساتھ درود وسلام" نہیں تاہم مانعین کی تسلی کے لئے انہی کے معتبر علماء کی تحقیق پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

فتاوی دیوبند پاکستان جلد 1، صفحہ 328 پر مفتی صاحب سے سوال ہوتا ہے:

سوال: صلوٰۃ وسلام پڑھنا کیسا ہے۔ بعض لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں۔

الجواب: نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا عبادت ہے خواہ اذان سے قبل ہو یا اذان کے بعد ہو ان میں سے کوئی ایک بھی ممنوع نہیں ہے۔

جلد 1، صفحہ 311 پر سوال: ہماری مسجد کے امام صاحب صبح اذان سے پہلے بعض دفعہ بلند آواز سے "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" دو مرتبہ کہہ کر پھر اذان کہتے ہیں اور جو لوگ یہ کام نہیں کرتے ان کو بُرا کہتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: اذان سے پہلے یہ درود شریف کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور جلد 2،

صفحہ 180 پر مفتی صاحب ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ ''اذان کی اجابت کے بعد درود پڑھنا مندوب اور مستحب ہے۔''

اس ساری تفصیل کے بعد نتیجہ: یہ نکلا کہ اذان کے ساتھ بنیت ثواب درود وسلام پڑھنا عبادت، باعث ثواب اور مستحسن اَمر ہے اور صدیوں سے مسلمانوں کا معمول۔ اور اس سے منع کرنا جہالت محض اور عناد کے سوا کچھ بھی نہیں۔ **اللہ تعالیٰ سمجھ کی توفیق عطا فرمائے۔**

حوالہ 70: تاریخ طبری (جلد 3، صفحہ 336)

مصنف: **ابن جریر الطبری** (المتوفی 310ھ)

حضرت سیدہ زینب علیہا السلام نے حضرت سیدنا حسین علیہ السلام کی شہادت پر کربلا میں پڑھا۔

''یَا مُحَمَّدَاہُ ! صَلّٰی عَلَیْکَ مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ''

اے محمد ﷺ مدد کو پہنچو! آپ پر آسمان کے فرشتے درود بھیجیں۔

حوالہ 71: تفسیر الدر المنثور (جلد 1، صفحہ 570)

مصنف: **امام جلال الدین السیوطی** رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 911ھ)

عبارت: جس شخص نے 70 مرتبہ ''**صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد**'' پڑھا فرشتہ اسے کہتا ہے ''**صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا فُلَان**'' اے فلاں تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔ آج تیری حاجتیں پوری ہوں گی۔

حوالہ 72: شعب الایمان (جلد 3 صفحہ 492)

مصنف: **امام بیہقی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 458ھ)

عبارت: جس شخص نے 70 مرتبہ پڑھا ''**صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد**'' تو فرشتہ اسے کہتا ہے تجھ پر اللہ کی رحمت ہو آج تیری حاجتیں پوری ہوں گی۔

حوالہ73: سیرت ابن ہشام (جلد6،صفحہ94)

مصنف: ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب (المتوفی 213ھ)

صیغہ درودوسلام

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ وَالتَّابِعِیْنَ"

حوالہ74: الوافی فی الوفیات (جلد1،صفحہ28)

مصنف: امام خلیل بن ایبک ابوالصفاء الصفدی (المتوفی 764ھ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد فرمایا۔

"صَلَّی اللّٰہ عَلَیْکَ لَقَدْ طِبْتَ حَیًّا وَّ مَیِّتًا"

یارسول اللہ! آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے آپ حیات میں اور بعد از وفات پاک ہیں۔

حوالہ 75: النور السافر (جلد1،صفحہ205)

مصنف: الامام ابوبکر بن عبداللہ العیدروس (11ویں صدی کے عالم)

شیخ الاسلام ناصر الدین محمد بن سالم الطبلاوی التوفی 966ھ کا کلام جو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اسے نقل کرتے ہیں۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ عَلٰی رَبِّہٖ ○ یَا خَیْرَ مَنْ فِیْھِمْ بِہٖ یُسْاَلُ

☆ اے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والی ذات اور ان میں سے سب سے بہتر ذات کہ جن کے وسیلہ سے اللہ سے سوال کیا جاتا ہے۔

فَاَنْتَ بَابُ اللّٰہِ اَیُّ اِمْرَءٍ ○ اَتَاہُ مِنْ غَیْرِکَ لَایَدْخُلُ

☆ پس آپ ہی اللہ کی طرف دروازہ ہیں جو بھی شخص آپ کو چھوڑ کر آئے گا داخل نہ ہوگا۔

صلی اللہ علیک مَا صَافَحَتْ ○ زَهُرَ الرَّوَابِیُ نِسْمَةَ شِمَالْ

☆ آپ پر اللہ تعالیٰ تب تک درود بھیجتا رہے جب تک کہ شمال کی ہوائیں پھولوں پر پڑتی رہیں۔

حوالہ76: نفح الطیب (جلد2، صفحہ 206)

مصنف: احمد بن محمد المقری التلمسانی (المتوفی1041ھ)

عبارت:1 اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیکَ کَصَلَاةِ اِبْرَاهِیْمَ" یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیکَ"۔

عبارت2: ابو عبداللہ ابن زمرک کا قصیدہ نونیہ نقل کیا جو انہوں نے 775ھ میں حضور کی بارگاہ میں پیش کیا تھا۔ اس میں صیغہ درود ہے۔

فَصَلّٰی عَلَیکَ اللّٰهُ اَنسَکَبَ الْحَیَا وَمَا سَجَعَتْ وُرْقَاءُ فِی غُصْنِ الْبَانْ،

☆ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ پر تب تک درود بھیجے جب تک بارش سے زمین زندہ ہوتی رہے اور جب تک کہ پرندے درختوں کی ٹہنیوں پر چہچہاتے رہیں۔

حوالہ77: خزانۃ الادب (جلد2 صفحہ 503)

مصنف: تقی الدین ابی بکر علی بن عبداللہ الحموی الازراری (المتوفی 837ھ)

☆ شیخ برہان الدین قیراطی کا قصیدہ نقل کیا اور اس میں درود کا یہ صیغہ ہے۔

یَا اِمَامَ الْهُدٰی عَلَیکَ صَلَاةٌ ○ وَسَلَامٌ فِی الصُّبحِ ثُمَّ الْعِشَاءِ،

اے ہدایت کے امام! آپ ﷺ پر صبح و شام درود و سلام ہو۔

☆ شیخ زین الدین عمر بن الوردی کا پیش کردہ درود و سلام ذکر کرتے ہیں۔

صَلّٰی عَلَیکَ اللّٰهُ یَا خَیرَ الْوَرٰی (کئی صیغوں کیساتھ)

"اے مخلوق میں بہترین ذات! آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے۔"

حوالہ78: المجموعۃ النبهانیہ فی المدائح النبویہ
(جلد2، صفحہ280)

مصنف: علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ

صیغہ درود وسلام: صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ الْوَرٰی

مَالَاحَ بَرْقٌ فِی السَّمَاءِ وَمَا خَفٰی

☆ اے مخلوق خدا میں سب سے بہترین ذات! آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو جب تک کہ آسمانوں پر بجلی چمکے اور چھپے۔

حوالہ79: شواھد الحق فی الاستعانۃ بسید الخلق
(صفحہ272)

مصنف: علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" ...... تفصیل کے ساتھ درود شریف کے ندائیہ صیغے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ "یہ درود شریف قضائے حاجات کیلئے مجرب ہے۔

حوالہ80: ملفوظات احمد علی لاھوری دیوبندی
(صفحہ 111، بحوالہ کتاب درود وسلام)

فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کا کون منکر ہوسکتا ہے۔

حوالہ81: فتاوی رشیدیہ (صفحہ 172)

مصنف: رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

یا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کے ضمن میں کلمہ "یارسول اللہ" کہنے میں حرج نہیں، درست ہے۔

حوالہ 82: شرح فیصلہ ہفت مسئلہ (صفحہ 61)

مصنف: مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب دیوبندی، مفتی اعظم جامعہ اشرفیہ

عبارت: ملائکہ کا درود شریف حضور اقدس میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' کہے، کچھ مضا ئقہ نہیں۔

حوالہ 83: فضائل اعمال (فضائل درود شریف) (صفحہ 105)

مصنف: مولوی زکریا صاحب دیوبندی (امیر تبلیغی جماعت)

عبارت: حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہر فرض نماز کے بعد تین دفعہ پڑھتے تھے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ ٥ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ٥

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ٥

انہیں خواب میں دیکھا گیا کہ سرکار مدینہ ﷺ ان کے آنے پر استقبالاً کھڑے ہو گئے اور ان کا ماتھا چوما۔

حوالہ 84: غوث اعظم کی زندگی کے مختصر حالات (صفحہ 33، بحوالہ درود وسلام)

مصنف: مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی

عبارت: حضرت غوث پاک پر کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو آپ اللہ کی طرف متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھتے تھے۔ پھر حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے۔

'' اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ''

یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کریں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ پر درود وسلام ہو۔

فائدہ: دیوبندی عالم کی اس تحریر سے پتہ چلا کہ مشکل گھڑی میں رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوکر "مدد طلب کرنا" ولیوں کے امام کا طریقہ ہے، شرک نہیں ہے۔

حوالہ85: حیاتُ القلوب فی زیارت المحبوب (صفحہ 306)

مصنف: مخدوم احمد ہاشم بن عبدالغفور سندھی (المتوفی 1174ھ)

(باہتمام مولوی محمد شفیع دیوبندی صاحب دارالعلوم کراچی)

عبارت: وتمثیل نماید درخیال خود صورت کریمہ پیغمبر خدا ﷺ گویا کہ او حاضر و جالس است درپیش تو و ناظر است بسوئے تو و عالم است بہ قیام و سلام تو و مستحضر دارد در دل خود عظمت و جلالت و قدرو شرافت آنحضرت را۔ بعد ازاں سلام گوید۔ باید کہ بگوید الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفوۃ اللہ

ترجمہ: (اے درود وسلام پڑھنے والے) حضور ﷺ کی صورت مثالیہ کو اپنے تصور میں لا گویا وہ تیرے سامنے حاضر ہیں اور تیرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور تیرے ناظر ہیں (تجھے دیکھ رہے ہیں) اور تیرے سلام اور قیام کو جاننے والے ہیں۔ تو اپنے دِل میں حضور ﷺ کی عظمت وجلال اور عزت وبزرگی کو حاضر کر اور اسکے بعد درود وسلام یوں عرض کر:

اَلصَّلوٰۃُ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یَا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفوۃ اللہ

فائدہ: نبی اکرم ﷺ کو حاضر و ناظر جاننا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ میرے اعمال وافعال کو جاننے والے ہیں ناجائز وشرک نہیں ہے۔ اگر حضور ﷺ کو حاضر وناظر جان کر صلوٰۃ وسلام مولانا عبدالغفور سندھی اور مولانا شفیع دیوبندی پڑھیں تو کوئی حرج نہ ہو، تو اگر آج کل عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ اسی عقیدہ سے حضور ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ

درود وسلام پیش کریں، یا رسول اللہ کہیں تو کیا حرج ہے؟

حوالہ 86: فیوض قاسمیہ (صفحہ 48)

مصنف: مولوی قاسم دیوبندی صاحب (بحوالہ درود وسلام)

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ" بہت مختصر درود شریف ہے۔

حوالہ 87: رحمت کائنات (صفحہ 307)

مصنف: قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ"

دور سے کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ علماء دیوبند کے ہاں بھی شوق ومحبت سے صلوٰۃ وسلام کی صورت میں اس کا پڑھنا درست ہے۔

حوالہ 88: رحلة الصديق (صفحہ 4 (بحوالہ رحمت کائنات)

مصنف: نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب (اہلحدیث امام)

عبارت: تمام اسلاف وہابیہ اس صلوۃ وسلام

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ" کو جائز قرار دیتے ہیں۔

حوالہ 89: الدليل المختار فى الحج والزيارة والاعتمار (صفحہ 199)

مؤلف: ڈاکٹر مسعد محمد الدیب (نجدی عالم) **ناشر:** وزارت حج وزیارۃ سعودی عرب

صیغہ ہائے درود شریف:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدَنَا یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا مَنۡ اَرۡسَلَہُ اللّٰہُ رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ

فَصَلَّی عَلَیْکَ اللّٰہُ صَلاۃً دَائِمَۃً اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ
(درودوسلام کے اس کے علاوہ درجنوں اور بھی صیغے ہیں)

حوالہ90: ھدیۃ المھدی (صفحہ24)

مصنف: نواب وحیدالزمان صاحب (اہلحدیث امام)

عبارت: ''اِذْنَادَاہ (نبی) بِنِیَّۃِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ فَاِنَّہ' جَائِزٌ لَامِرْیَۃَ فِیْہِ'' جب نبی پاک ﷺ کو بصیغہ ندا درودوسلام کی نیت سے پکارے یعنی ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' کہے تو اس کے جائز ہونے میں شک نہیں۔

حوالہ91: الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ (بحوالہ درودوسلام)

مصنف: قاضی سلیمان منصور پوری صاحب (اہلحدیث عالم)

عبارت: ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' پڑھنا جائز ہے۔

حوالہ92: بدعت ایک گمراہی (صفحہ33-32)

مصنف: جسٹس محمد تقی عثمانی دیوبندی

عبارت: اگر کوئی شخص بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی آیا اور دل میں اِس نے نبی اکرم ﷺ کو سامنے تصور کر کے کہہ دیا ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

حوالہ93: حزب الصلوٰۃ والسلام (صفحہ154)

مصنف: مولوی محمد ہاشم دیوبندی (بحوالہ درود و سلام)

عبارت: ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' کے صیغے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

حوالہ94: فضائل حج (صفحہ 167)

مصنف: مولوی زکریا صاحب دیوبندی

انتہائی ذوق وشوق اور نہایت سکون و وقار سے آہستہ آہستہ ٹھہرا ٹھہرا کر
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
پڑھتا رہے تو جب تک شوق میں اضافہ پائے، اِنہی الفاظ کو یا اور کسی سلام کو بار بار پڑھتا رہے۔ پہلی فصل کے نمبر 10 پر صلی اللّٰہ علیک یا رسول اللّٰہ 70 مرتبہ پڑھنا گذرا ہے وہ بھی بہتر ہے۔

حوالہ 95: المقتفی فی سیرۃ المصطفی (جلد 1، صفحہ 86)

مصنف: الامام المورخ الحسن بن عمر بن حبیب (المتوفی 779ھ)

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔

" صَلّٰی عَلَیْکَ مُنْزِلُ الْقُرْآن "

حوالہ96: تاریخ مدینہ منورہ (صفحہ 567)

مصنف: محمد عبدالمعبود شاگرد مولوی غلام اللہ خان و مرید خاص احمد علی لاہوری دیوبندی

صیغہ درود وسلام: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

حوالہ97: درود و سلام علی خیر الانام (صفحہ 13)

مصنف: محمد قاسم قاسمی دیوبندی (بحوالہ درود و سلام)

عبارت: " اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ " درود وسلام کے صیغے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پڑھتے تھے۔

حوالہ 98: شفاء شریف (صفحہ 463)

مصنف: امام قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 544ھ)

جو شخص 70 مرتبہ کہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ تو اس کو فرشتہ پکارتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ وَلَمْ تَسْقُطْ لَهٗ حَاجَة

اے فلاں تجھ پر اللہ کی رحمت ہو اس کی حاجت ضائع نہ ہوگی۔

حوالہ 99: اخبار الاخیار (مکتوبات بر ہامش) (صفحہ 316)

مصنف: شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی 1052ھ)

عبارت: "بعضے عرفاء از ارباب تحقیق گفتہ اند کہ آں حضرت باعتبار سریان حقیقت بسائر ممکنات در ذات مصلی حاضر وشاہد است ودرود بصیغہ خطاب در حقیقت بملاحضہ آں حضور وشہود است"۔ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّم"۔

یعنی بعض اہل تحقیق عرفاء نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام ممکنات میں اپنی حقیقت کے جاری ہونے کی وجہ سے نمازی کی ذات میں حاضر وموجود ہیں۔ اور صیغہ خطاب کے ساتھ درود وسلام در حقیقت نمازی کا آپ ﷺ کو ملاحظہ کرنے اور آپ کے موجود ہونے کی وجہ سے ہے۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کا عقیدہ تیرھویں چودھویں صدی کی پیداوار نہیں اور نہ ہی کفریہ عقیدہ ہے بلکہ یہی سلف صالحین کا عقیدہ ہے۔ نبی پاک ﷺ کو حاضر ماننے والوں کو

کافر و مشرک کہنے والوں کا محدث دہلوی کے بارے میں کیا خیال ہے؟۔ یاد رہے اشرفعلی تھانوی صاحب ''افاضات یومیہ'' میں لکھتے ہیں: ''کہ محدث دہلوی کو مقام حضوری حاصل تھا''۔ اور ہندوستان میں حدیث کی سند بھی انہی سے ہوکر بخاری مسلم تک پہنچتی ہے۔

حوالہ 100: البدایہ والنہایہ (263/4)

مصنف: **علامہ ابن کثیر** رحمۃ اللہ علیہ الخبیر (المتوفی 774ھ)

عبارت: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَطْیَبَکَ حَیًّا مَیِّتًا

قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یارسول اللہ ﷺ! آپ پر اللہ کی رحمتیں (درود وسلام) ہو آپ کو اللہ نے ظاہری زندگی اور بعد از وصال کتنا ہی پاک بنایا۔

حوالہ 101: کنز العمال (جلد 12 صفحہ 252 طبع بیروت)

مؤلف: **علامہ علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین** (المتوفی 975ھ)

عبارت: حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رات کو حفاظتی گشت لگا رہے تھے کہ ایک گھر میں آپ نے چراغ جلتا دیکھا اس کے قریب گئے تو ایک بڑھیا گھر میں اون کات رہی تھی اور کہہ رہی تھی۔

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃُ الْاَبْرَار
صَلّٰی عَلَیْکَ الْمُصْطَفُوْنَ الْاَخْیَار

☆ محمد ﷺ پر نیک لوگوں کا درود ہو۔ یارسول اللہ آپ پر برگزیدہ چنے ہوئے لوگوں کا درود ہو۔

حضرت عمر سن کر روتے رہے پھر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور دوبارہ اس سے یہ

کلام سنا اور فرمایا کہ ساتھ مجھے بھی شامل کرلو تو اس نے اپنے کلام میں اضافہ کیا۔

وَ عُمَرُ فَاغْفِرْ لَہٗ یَا غَفَّارُ

☆ اور اے بخشنے والے حضرت عمر کی بھی مغفرت فرما۔

حوالہ102: توضیح المقاصد و تصحیح القواعد

شرح قصیدہ ابن قیم

(جلد 1 صفحہ 422)

مصنف: احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ (المتوفی 1327ھ)

عبارت:

فَغَدَا الْبِنَا مُرْفِعًا وَ مَصُوْبًا ○ صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ ذُوالْغُفْرَانِ

اَدَّیْتَ ثُمَّ نَصَحْتَ اِذَا بَلَغْنَا ○ حَقُّ الْبَلَاغِ الْوَاجِبِ السَّلَانِ

☆ عمارت بلند اور برابر ہوئی یا رسول اللہ ﷺ! مغفرتوں والا اللہ آپ پر درود بھیجے۔ آپ نے اپنی تبلیغ کا حق مکمل طریقے سے ادا کیا اور ہمیں نصیحت کی۔

حوالہ103 تا 105:

کتاب: الزھد لابن المبارک (جلد 1/363)

مؤلف: عبداللہ بن مبارک بن واضح المروزی (المتوفی 181ھ)

☆ **دروس شیخ محمد الحسن** (جلد 25 صفحہ 29)

مصنف: محمد حسن الشنقیطی

☆ **حیاۃ الصحابۃ للکاندھلوی** (جلد 3، صفحہ 195)

مصنف: شیخ ادریس کاندھلوی دیوبندی

صیغہ درود و سلام: عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃُ الْاَبْرَارِ

صَلّٰی عَلَیْکَ الْمُصْطَفُوْنَ الْاَخْیَارِ

محمد ﷺ پر نیک لوگوں کا درود ہو، یارسول اللہ ﷺ! آپ پر چنے ہوئے اور برگزیدہ لوگوں کا درود ہو۔

حوالہ106: تاریخ دمشق (73/13) طبع بیروت

مصنف: ابن عساکر (المتوفی523ھ)

صَلّی عَلَیکَ اِلٰـهُ الْعَرشِ مُشْتَمِلًا

عَلَیکَ یَا خَیرَ مَا حَافٍ مُنْتَعِل،

☆ یارسول اللہ ﷺ! آپ پر عرش والے مالک کا درود ہو ہر حال میں اے جوتے پہن کر اور بغیر جوتے پہنے چلنے والوں میں سے بہترین ذات۔

صفحہ 75: فَصَلّی عَلَیکَ اللّٰهُ مَا شِئتَ هَادِیًا

☆ یارسول اللہ آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے جب تک آپ ہدایت دینے والے ہیں۔

حوالہ107: عیون الاثر (445/2)

مصنف: محمد بن عبداللہ ابن سید الناس (المتوفی 734ھ)

وَلَمَّادُفِنَ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَتْ فَاطِمَةُ اِبْنَته،

جب حضور ﷺ کو دفن کیا گیا تو آپ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پڑھا۔

اَغْبَرَ آفَاقُ السَّمَاءِ وَ کُوِّرَتْ شَمْسُ النَّهَارِ وَاَظْلَمُ الْعَصْرَان،

آسمان کے افق غبار آلود ہو گئے اور دن کے سورج کو گرہن لگ گیا اور صبح وشام کا تا ایک ہو گئے۔

فَالْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِیِّ کَئِیبَةٍ اَسْفًا عَلَیهِ کَثِیرَةَ الرَّجْفَان،

اور زمین نبی پاک ﷺ کے بعد غمگین ہوگئی اور آپ کے افسوس میں اس میں زلزلوں کی کثرت ہوگئی۔

فَلِیَبْکَه شَرْقُ الْبِلَادِ وَ غَرْبِهَا وَلِتَبْکَه مُضَرُ وَ کُلُّ یَمَان،

روئیں مشرق ومغرب کے شہر اور چاہیے کہ روئے پورا مضر قبیلہ اور یمنی۔

ولیبکه الطود العظم جوه　　　والبیت ذوالاسفار والارکان

اور چاہئے کہ بڑے بڑے پہاڑ روئیں اور کعبہ روئے پردوں اور رکنوں والا۔

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکُ ضُوُوْہ، ٥ صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْفُرْقَانِ،

اے خاتم الرسل ﷺ! آپ برکت وسعادت کا بوئے فیض ہیں۔ آپ ﷺ پر قرآن نازل کرنے والا درود و سلام بھیجے۔

حوالہ109: المستطرف فی کل فن مستطرف (493/1)

مصنف: شہاب الدین محمد بن احمد ابی الفتح الابشھی (المتوفی 850ھ)

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَالْوَرٰی ٥ جُدلِی بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَا کَا

اے مخلوق میں مکرم و برگزیدہ ذات! اے مخلوق کے خزانے! اپنی سخاوت سے مجھے عطا کر اور اپنی رضا سے مجھے راضی فرما۔

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ الْوَرٰی ٥ مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰی مَثْوَاکَا

اے مخلوق میں بہترین ذات آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے جب تک آپ کے دیدار کے مشتاق دِل میں شوق رکھے رہیں۔

حوالہ110: نفح الطیب (جلد 5 صفحہ 167)

مصنف: احمد بن محمد المقری التلمسانی (المتوفی 1041ھ)

وَاللّٰہُ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَا　　　یَا مُجْتَبٰی وَ مُعَظَّمًا وَ مُکَرَّمًا

أَیَرُوْمُ مَخْلُوْقٌ ثَنَاءَکَ بَعْدَ مَا　　　اَثْنٰی عَلٰی اَخْلَاقِکَ خَلَّاقٌ

اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود و سلام بھیجے۔ اے چنے ہوئے ﷺ اے معظم و مکرم ﷺ۔
کیا مخلوق آپ کی تعریف کر سکتی ہے اس کے بعد کہ مخلوق کو پیدا کرنے والا آپ ﷺ کے اخلاق کی تعریف کر رہا ہے۔

صفحہ(172/5)

صَلّٰی عَلَیْکَ اِلٰہٗ فَاِنَّتَ صَفْوَتُہ'

مَـــا طِیْبَ بِـلَذِیْذِ الذَّاکِرِ اَفْوَاہ'

یارسول اللہ! آپ پر اللہ کا درود ہو آپ ہی اللہ کے پسندیدہ اور چنے ہوئے (محبوب) ہیں جب تک منہ ذکر کی لذت سے ملذذ رہیں۔

صفحہ400/5:

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا ثِمَالَ کُلِّ مُعْسِرٍ

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا نُوْرَ الدُّجٰی الْمُعْتَکِرْ'

اے ہر تنگدست کی مدد کرنے والے آپ ﷺ پر اللہ کا درود ہو۔ اور اے سخت اندھیری رات کے نور آپ ﷺ پر اللہ کا کر درود ہو۔

صفحہ(401/6)

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ مَا ھَبَّتْ صَبَا فَھَفَت بِغُصْنٍ فِی الرِّیَاضِ مُرُوْح'

یارسول اللہ! آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا رہے جب تک صبا باغوں میں چلتی رہے اور ٹہنیاں بل کھاتی رہیں۔

صفحہ(314/7)

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا مَنْ جَاھُہ' یَوْمَ الْحِسَابِ مَلْجَاءُ لِمَنْ عَصٰی

اے وہ ذات کہ جن کا مرتبہ قیامت کے دن گنہگاروں کی پناہ گاہ ہوگا، آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو۔

صفحہ(518/7)

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ سُبْحَانُہ' مَاھَزَتِ الرِّیْحُ قُدُوْدَ الْغُصُوْن'

یارسول اللہ! اللہ سبحانہ، وتعالیٰ آپ پر درود بھیجتا رہے جب تک ہوا ٹہنیوں پر کھلی کونپلوں کو ہلاتی رہے۔

حوالہ111: موسوعة الدفاع عن رسول الله ﷺ (340/2)

مرتب: علی بن نائف الشحود (نجدی عالم)

صیغہ درود وسلام: اللّٰهم صَلِّ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

مَا نَاحَ طَيْرٌ اَوْ تَرَنَّمَ حَادِیْ

اے ہدایت کے نشان آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو جب تک کہ پرندے چہچہاتے رہیں اور حدی خوان نغمہ سرا رہیں۔

صفحہ 12/9 صَلّٰى عَلَيْکَ اِلٰهُ الْكَوْنِ نساء له

لَکَ الْوَسِيْلَةُ وَالشَّيْطَانُ مُنْدَحِرُ

یارسول اللہ ﷺ! آپ پر کائنات کا رب درود بھیجے ہم اس سے آپ کے مقام وسیلہ کی دعا مانگتے ہیں اور شیطان ذلیل ہوتا ہے۔

صفحہ 13/9) صَلّٰى عَلَيْکَ اللّٰهُ يَا مَنْ ذِكْرُه يَمْحُو الذُّنُوْبَ

اے وہ ذات جن کا ذکر گناہوں کو مٹا دیتا ہے، آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو۔

صفحہ 19/9 صَلّٰى عَلَيْکَ اللّٰهُ يَا خَيْرَ الْوَرٰى

مَا اَوْلَجَ الْاَنْوَارُ فِى الظُّلْمَاءِ

اے مخلوق میں بہترین ذات آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے جب تک اندھیروں میں روشنی پھوٹتی رہے

صَلّٰى عَلَيْکَ حَبِيْبَ اللّٰهِ خَالِقُنَا

يَا اَحْمَدَ الْمُصْطَفٰى الْهَادِى اِلَى الْاَرَبُ

اے اللہ کے حبیب ﷺ! اے احمد مصطفیٰ ﷺ! ہدایت دینے والے: ہمارا خالق عزوجل آپ پر درود وسلام بھیجے ہمیشہ تک۔

صفحہ: (جلد 2 صفحہ 173) صَلّٰى عَلَيْکَ اللّٰهُ يَا عَلَمَ الْهُدٰى

حوالہ112: جامع الاحادیث مسند عمر بن الخطاب

(176/27)

مصنف: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 911ھ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بڑھیا سے سُنا وہ رات کو کہہ رہی تھی۔

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃُ الْاِبْرَارِ ٥ صَلّٰی عَلَیْکَ الْمُصْطَفُوْنَ الْاَخْیَارُ

محمد ﷺ پر نیک لوگوں کا درود ہو۔ یارسول اللہ ﷺ آپ پر بہترین چنے ہوئے لوگوں کا درود ہو

حوالہ113: فتاوٰی و استشارات الاسلام الیوم

(جلد1صفحہ462)

مؤلف: نجدی علماء بورڈ (سعودی عرب)

حضرت سیدہ زینب بنت فاطمہ علیہما السلام نے کربلا میں کہا:

یَا مُحَمَّدَاہُ یَا مُحَمَّدَ اہُ ! صَلّٰی عَلَیْکَ مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ،

اے محمد مدد کو پہنچئے ! اے محمد مدد کو پہنچئے ! آپ پر آسمان کے فرشتے درود بھیجیں۔

حوالہ 114 تا 122:

☆ **سلوۃ الکئیب بوفاۃ الحبیب** (جلد1، صفحہ27)

مؤلف: ابن ناصر الدین الدمشقی (المتوفی 842ھ)

☆ **اتحاف السائل** (جلد1صفحہ14)

مصنف: امام عبد الروف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1031ھ)

☆ **نہایۃ الأرب فی فنون الادب** (جلد5صفحہ173)

مصنف: علامہ أحمد بن عبد الوہاب القرشی النویری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 733)

☆ **زھر الاداب و ثمر الالباب** (جلد 1، صفحہ 13)

مصنف: علامہ ابو اسحٰق الحصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 453ھ)

☆ **العمدہ فی محاسن الشعر و آدابہ** (جلد 1 صفحہ 162)

مصنف: ابن رشیق القیروانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 456ھ)

☆ **الحماسۃ المغربیہ** (جلد 1 صفحہ 78)

مصنف: علامہ الجراوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ **الجوھرہ فی نسب النبی واصحابہ العشرہ**

(جلد 1، صفحہ 234)

☆ **الاکتفاء** (جلد 2 صفحہ 362)

مصنف: ابوالربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الاندلسی (المتوفی: 634ھ)

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد پڑھا

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکُ ضَوْؤُہٗ

صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْفُرْقَانٖ

اے خاتم الرسل جن کی روشنی برکتیں دینے والی ہے آپ پر فرقان (قرآن) کے نازل کرنے والے کا درود ہو۔

حوالہ 123: سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر

(جلد 1، صفحہ 74)

مؤلف: ابوالفضل محمد خلیل بن علی بن محمد المرادی (المتوفی: 1206ھ)

صَلّٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ الْ رَحْمٰنُ مَا لَمَحَتْ نَوَاظِرْ

وَکَذَالِکَ آلِکَ وَالصَّحَابَۃِ مَا شَدَا فِی الدَّوْحِ طَائِرْ

یارسول اللہ آپ پر رحمٰن درود بھیجے جب تک آنکھوں میں نظر رہے اور اسی طرح آپ کے آل واصحاب پر جب تک پرندے درختوں پر بیٹھتے رہیں۔

صفحہ:(91/1) صَلّٰی عَلَیکَ اللّٰہُ مَا صَافَحَتْ

اَیدِی الصَّبَا قَضبَ الربَا المَیلْ

آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے جب تک بادصبا (ربا) کی جھکی ہوئی شاخوں سے ہاتھ ملاتی رہے۔ (یا مصافحہ کرتی رہے۔)

حوالہ124: خلاصة الاثر فی اعیان القرن الثانی عشر

(جلد1، صفحہ5)

مصنف: **محمد امین بن فضل اللہ المحبی** (المتوفی 1111ھ)

صیغہ درود شریف

صَلّٰی عَلَیکَ اِلٰھِیْ دَائِمًا اَبَدًا مَا ان تعَاقَبتِ الضَّحوَاء وَالْاَصل

یا رسول اللہ! آپ پر میر اللہ ہمیشہ درود بھیجے جب تک دن رات ایک دوسرے کے بعد آتے رہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَبدِاللّٰہِ مَلْجَاءُ نَا ○ یَوْمَ التَّنَادِیْ اِذَا مَا عَمنَا الْوَھَلْ

محمد بن عبداللہ ہماری پناہ گاہ ہیں قیامت کے دن جب بھی ہمیں خوف کا ڈر ہوگا (ہم آپ کی پناہ میں آجائیں گے)

حوالہ125: ازھا الریاض فی اخبار القاضی عیاض

(جلد1، صفحہ 43)

مصنف: **شہاب الدین احمد بن محمد المقری** (المتوفی 1041ھ)

صیغہ درود شریف

صَلّٰی عَلَیکَ اللّٰہُ نُورَ الْھُدٰی اَزْکٰی صَلَاۃٍ قَرِنَتْ بِاِتِّصَالِ

اے ہدایت کے نور! آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے بہترین درود جو ایک دوسرے کے متصل ہو (کبھی منقطع نہ ہو)۔

صفحہ 106/1:   صَلّٰی عَلَیْکَ اِلٰهُ الْعَرْشِ مَا غَرَّدَتْ

حَمَائِمُ فَوْقَ اَغْصَانِ الْبَسَا تِیْنِ

یارسول اللہ ﷺ! آپ پر عرش کا مالک اللہ درود بھیجے جب تک کبوتر باغوں میں ٹہنیوں کے اوپر (غرغراتے) رہیں۔

حوالہ 126: الاحاطه فی اخبار غرناطه (جلد 1، 383)

مصنف: لسان الدین ابن الخطیب (المتوفی 776ھ)

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰهُ یَا   نُوْرَ الدُّجٰی الْمُعْتَکِرِ

اے سخت اندھیروں کو روشن کرنے والے نور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو۔

حوالہ 127: بغیة الطلب فی تاریخ الحلب (جلد 2، صفحہ 431)

مصنف: عمر بن احمد ابن العدیم (المتوفی 660ھ)

صَلّٰی عَلَیْکَ اِلٰهُ الْعَرْشِ مُشْتَمِلاًO عَلَیْکَ یَا خَیْرَ مَا حَافٍ وَّ مُنْتَعِلٍ

یارسول اللہ ﷺ! عرش کا مالک آپ پر درود بھیجے۔ اے وہ ذات جو ننگے پیر اور جوتے پہننے والوں میں سب سے بہترین ہے۔

حوالہ 128: حلیة البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر

(جلد 1، صفحہ 101)

مصنف: عبدالرزاق بن حسن البیطار المیدانی (المتوفی 1335ھ)

صیغہ درود شریف:

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰهُ یَا کَنْزَ الْحَیَاءِ

اَوْ فِی صَلَاةٍ مَعَ صَلَاتٍ تسرمد

اے حیاء کے کنز آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے ہر نماز میں کامل درود ہمیشہ کیلئے

صفحہ(195/2)صَلّی عَلَیکَ اللّٰہُ ربی دائما

مَا الْبَدْرُ اشرق فاستنار به الدجا

یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر میرا رب اللہ ہمیشہ درود بھیجے جب تک چاند طلوع ہو کر دنیا کو منور کرتا رہے۔

حوالہ129: نزهة المجالس و منتخب النفائس

(باب المعراج جلد1، صفحہ301)

مصنف: علامہ عبدالرحمٰن الصفوری (المتوفی 844ھ)

صیغہ درود شریف:

صَلّی علیک اِلٰهُ الْعَرْشِ خَالِقُنَا وَاللَّيْلِ وَالصُّبحِ وَالإِبْكَارِ وَالْاَصلِ

صَلّی عَلَیْکَ اِلٰهُ الْعَرْشِ مَا طَلَعَتْ شَمْسُ النَّهَارِ وَلَاحَتْ اَنْجُمُ الظُّلَمِ

یارسول اللہ ﷺ! آپ پر عرش کا مالک، ہمارا، رات، صبح، شام اور ہر چیز کا خالق درود بھیجے۔ عرش کا رب آپ ﷺ پر درود بھیجے جب تک دن کو سورج طلوع ہوتا رہے اور ستارے رات کو روشن کرتے رہیں۔

حوالہ130: آپ حج کیسے کریں (ص107)

مصنف: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (مطبوعہ: مجلس نشریات اسلام کراچی)

صیغہ درود وسلام! الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

حوالہ131: موسوعة الخطب والدروس (جلد2 صفحہ7)

(خطبه رياض يحى الغيلى النجدى)

صَلّٰى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا خَيْرَ الْاَنَامِ

يَا مَنْ هَدَيْتَ لَنَافِقَهَ الصِّيَامِ

اے مخلوق میں بہترین ذات آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو اور اے وہ ذات جس نے ہمیں رمضان کی معرفت عطا کی۔

حوالہ132: موسوعہ خطب المنبر (جلد 1، صفحہ 7)

(طبع بحکم الشیخ الباقی النجدی)

(الخطبہ الثانیہ)

صیغہ درود شریف:

صَلّٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اللّٰہُ الَّذِیْ

اَعْلَاکَ مَا لَبَّی الْحَجِیْجُ وَاَحْرَمُوْا

یا رسول اللہ ﷺ آپ پر اللہ تعالیٰ درود وسلام بھیجے جس نے آپ کو بلند کیا جب تک حاجی تلبیہ پڑھتے رہیں اور احرام باندھتے رہیں۔

ایضاً: صیغہ درود شریف:

صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْھُدٰی

یَا نُوْرًا اَشْرَقَ ذَاتَ مَسَاء

اے ہدایت کے نشان آپ پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے اے وہ نور جس نے شام کو بھی منور کر دیا۔

حوالہ133: البیان الزاھر الی فرسان المنبر (جلد 1، صفحہ 149)

مصنف: الاستاذ عبدالرحمٰن الاحمد (من علمائے نجد)

صیغہ درود شریف: ☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْھُدٰی

☆ صَلّٰی عَلَیْکَ اِلٰہُ الْعَرْش

☆ صَلّٰی عَلَیْکَ اِلٰھِیْ یَا مُحَمَّد

حوالہ134: النبذہ اللطیفہ فی فضائل المدینۃ الشریفہ

(جلد1، صفحہ138)

مصنف: شیخ ابو محمد احمد شحاتہ السکندری (نجدی عالم)

صیغہ درود شریف: صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہ یَا خَیْرَ الْوَرٰی

حوالہ135: کنوز المعرفۃ (جلد1 صفحہ153)

مصنف: ابو احمد کمال مختار اسماعیل (من علمائے نجد)

صیغہ درود شریف: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْھُدٰی

حوالہ136: موسوعۃ البحوث والمقالات العلمیہ (باب الصلوۃ علی النبی)

مصنف: علی بن نایف الشحود (من علمائے نجد)

صیغہ درود شریف: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْھُدٰی

بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

ایضاً: صَلَّی عَلَیْکَ اِلٰہُ الْعَرْش

حوالہ137: الجامع فی الرسائل الدعویہ (490/1)

مصنف: علی بن نایف الشحود (نجدی عالم)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْھُدٰی

حوالہ138: المفصل فی فقہ الدعوۃ الی اللّٰہ

(رسالہ الی المعلم)

(جلد223/12)

مصنف: ابراھیم بن مبارک بوشیت

صیغہ درود شریف: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا عَلَمَ الْھُدٰی

وَاسْتَبْشَرَتْ بِقُدُوْمِکَ الْاَیَّامُ

اے ہدایت کے نشان آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو اور آپ کے تشریف لانے کی خبر زمانے نے پہلے سے دے رکھی تھی۔

حوالہ 139: دلائل الخیرات (صفحہ 59، منزل پنجشنبہ)

مصنف: شیخ سید محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 870ھ)

صیغہ درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُکْرِمُ بِھَا مَثْوَاہُ وَتُشَرِّفُ بِھَا عُقْبَاہُ وَتُبَلِّغُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُنَاہُ وَرِضَاہُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃُ تَعْظِیْمًا لِحَقِّکَ یَا مُحَمَّدُ (ثلاثا)

نوٹ: دلائل الخیرات مشہور کتاب ہے جو کہ علماء دیوبند کے وظائف کا حصہ رہی ہے چنانچہ ضیاء القلوب مصنفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ دیوبند کے اکابر کے پیر و مرشد ہیں آپ "ضیاء القلوب" صفحہ 51 پر مریدین کو روزانہ کے وظائف کی تلقین کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اگر ہو سکے تو ایک منزل دلائل الخیرات بھی پڑھیں" تذکرۃ الرشید صفحہ 305 جلد 2 پر ہے کہ رشید احمد گنگوہی صاحب دلائل الخیرات کی جملہ اجازت اپنے خدام کو دیتے تھے۔ دیوبندی علماء کے عقائد کی متفقہ کتاب المہند علی المفند صفحہ 40 پر ہے "کہ ہمارے شیخ علامہ گنگوہی دلائل الخیرات کو پڑھتے تھے اور اسی طرح ہمارے دوسرے بزرگ بھی اس کو پڑھتے تھے اور ہمارے مرشد قطب عالم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اپنے دوستوں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔" الشہاب الثاقب صفحہ 66 مصنفہ حسین احمد مدنی صاحب پر ہے "وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام اور قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ کے پڑھنے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات کی سند دیتے رہے ہیں۔" اسی طرح "شمائم امدادیہ" صفحہ 62 پر اشرف علی

تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ حاجی صاحب دلائل الخیرات کا ایک نسخہ پڑھنے کے لئے ہر وقت ساتھ رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ درجنوں کتب میں دلائل الخیرات کی تعریف کی گئی ہے اور اس میں بھی ندائیہ درود وسلام کے صیغے اور یا محمد، یا مولانا، یا حبیبنا کے الفاظ مذکور ہیں۔ اگر ندائیہ صیغوں کیساتھ درود وسلام یا نبی کریم ﷺ کو نداء کرنے میں کوئی حرج ہے تو پھر علماء دیوبند کے متعلق بھی اظہار خیال کیا جانا چاہیے۔

حوالہ140: مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات (صفحہ306)

مصنف: علامہ محمد المھدی بن احمد بن علی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1052ھ)

صیغہ درود شریف:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ لِحَقِّکَ یَا مَوْلَانَا یَا مُحَمَّدُ یَا ذَاالْخُلُقِ الْعَظِیْمِ'' (دلائل الخیرات)

اس کے تحت صاحب مطالع المسرات لکھتے ہیں۔

''ھٰذَا نِدَاءٌ لَہٗ بِاسْمِہٖ مَقْرُوْنًا بِالتَّعْظِیْمِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ لِکَوْنِہٖ حَیًّا حَاضِرًا اَوْ بِحَیْثُ یَسْمَعُ اَوْ یُرْجٰی سِمَاعُہٗ فَلَا بَأْسَ بِھٰذَا النِّدَاءِ وَقَدْ جَآءَ نَظِیْرُہٗ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ بَلْ جَآءَ دَلِیْلُہٗ فِی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ وَتَلْقِیْنُ بَعْضِ الصِّحَابَۃِ لِبَعْضِ التَّابِعِیْنَ'' (بالاختصار)

''یعنی درود وسلام میں نبی پاک ﷺ کو اس طرح نداء کرنا اُن کے نام کے ساتھ، مقرون بالتعظیم ہے بایں وجہ کہ آپ ﷺ زندہ حاضر ہیں یا اس لئے کہ وہ درود وسلام کو سنتے ہیں یا ان کی سماعت کی اُمید کی گئی ہے۔ پس حضور ﷺ کے نامِ نامی اسم گرامی کیساتھ اس طرح کی نداء (یا محمد ﷺ) میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی مثال بعض سلف صالحین سے ملتی ہے بلکہ اس کی دلیل حدیث صحیح میں آئی ہے اور اس لئے بھی کہ

بعض صحابہ نے بصیغہ نداء حضور ﷺ کو پکارنے کی بعض تابعین کو تلقین بھی کی"۔ (تو جو کام صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کریں وہ کیسے ناجائز ہو سکتا ہے)۔

فائدہ:

☆ مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو حاضر، زندہ جاننا اور آپ ﷺ کے درود و سلام کے سننے کا عقیدہ رکھنا ناجائز اور ممنوع نہیں بلکہ مشائخ کا طریقہ ہے

☆ یا محمد، یا رسول اللہ کیساتھ حضور ﷺ کو پکارنا حدیث صحیح سے ثابت اور صحابہ کی تعلیمات کا حصہ رہا ہے۔

حوالہ 141: ملفوظات مہریہ (صفحہ 89)

(ملفوظات مہریہ قبلہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بتصدیق سید غلام محی الدین شاہ المعروف بابو جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ سے منع کرنا اور اسے شرک قرار دینا درست نہیں"

صفحہ 79 پر فرماتے ہیں "مدینہ طیبہ میں کلمہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ اس قدر کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ ہر طرف سے یہی آواز کانوں میں سنائی دیتی ہے

صفحہ 125: مولوی تو یہ بھی کہتے ہیں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ بھی نہ کہا جائے باوجودیکہ موجودات پر سیلان جود اور ماہیات پر فیضان وجود بواسطہ آں ذات بابرکات ہے۔

حوالہ 142: اعانۃ الطالبین (جلد 2، صفحہ 314)

مصنف: علامہ سید ابوبکر المعروف سید بکری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1310ھ)

صیغہ درود وسلام:

اَلسَّلامُ عَلَیکَ اَیُّھا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ'

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

حوالہ143: سبل الھدٰی والرشاد (جلد12، صفحہ289)

مصنف: محمد بن یوسف الصالحی الشامی (المتوفی942ھ)

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر پڑھا۔

یَا مُحَمَّدَاہُ ! یَا مُحَمَّدَاہُ ! صَلّٰی عَلَیکَ مَلائِکَۃُ السَّمَاءِ

عبارت: امام شقراطسی نے بارگاہ حبیب ﷺ میں عرض کی!

وَاَنتَ صَلّٰی عَلَیکَ اللّٰہُ تَقَدَّمَھُم ٥ فِی بَھُوِ اَشرَقَ نُورٌ مِّنکَ مکتمل

☆ یارسول اللہ ﷺ! آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو آپ ان سب میں سے پہلے ہیں کہ جن کے نور سے پہلا گھر (کعبہ) کامل طور پر چمکا۔

حوالہ144: وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی (جلد2 صفحہ403)

مصنف: نور الدین علی بن عبداللہ الحسنی السمھودی (المتوفی 911ھ)

عبارت: "الدعاء منا بالتسلیم علیہ من اللہ سواء کان بلفظ الغیبۃ اوالحضور کقولنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم والصلٰوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ سواء کان من الغائب عنہ اوالحاضر عندہ"

"یعنی ہماری طرف سے نبی پاک ﷺ پر اللہ کی طرف سے سلام کی دعا کرنا، غیب کے صیغے سے ہو یا حاضر کے صیغے سے، ایک جیسا ہے۔ جیسے کہ ہمارا کہنا۔

صلی اللّٰہ علیہ وسلم والصلٰوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ

چاہے دور سے کہا جائے یا آپ ﷺ کے پاس، ایک جیسا ہے۔

حوالہ145: سیرت حلبیہ (جلد 1 صفحہ 223)

مصنف: علامہ برہان الدین حلبی (المتوفی 900ھ)

عبارت: "ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اراد اللّٰہ تعالٰی کرامتہ بالنبوۃ کان اذا خرج لحاجۃ ای الحاجۃ الانسان ابعد حتی لایری ویقضی الی الشعاب ویطون الاودیۃ فلا یمر بحجر ولا شجر الا قال الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ"

"یعنی بیشک رسول اللہ ﷺ اعلانِ نبوت کے قریبی زمانے میں جب قضائے حاجت کیلئے نکلتے تو لوگوں سے اتنے دور نکل جاتے کہ دیکھے نہ جا سکیں۔ آپ گھاٹیوں اور وادیوں کے اندورنی حصوں میں چلے جاتے۔ پس جس پتھر اور درخت کے پاس سے گذرتے تو وہ پڑھتا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ"

حوالہ146: مبادی التصوف (صفحہ 5)

مصنف: اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی

"آج کل گرمی ہے اس لئے تم کو وہ پاس انفاس بتلاتا ہوں جس کی غالب تأثیر سرد ہے تا کہ گرمی میں تکلیف نہ ہو وہ یہ ہے کہ جب سانس اندر جائے تو صلی اللّٰہ علیک وسلم اور جب باہر آئے تو صلی اللّٰہ علیک وسلم زبان تالو سے لگا کر خیال سے کہا کرو۔

حوالہ147: کفایت المفتی (جلد 1، صفحہ 176)

مصنف: مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحب دیوبندی

عبارت: کبھی نبی پاک ﷺ کو نداء درود وسلام کی صورت میں ہوتی ہے جیسے صلی اللّٰہ علیک یا رسول اللّٰہ یا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ کہنے والا یہ عقیدہ

رکھے کہ یہ کلام رسول اللہ تک ان کے ملائکہ کے ذریعے پہنچتا ہے جوامت کے درود و سلام کو آپ تک پہنچانے کی خدمت میں مقرر ہیں تو یہ صورت بھی حدیث کی رو سے جائز ہے۔

حوالہ148: سفر حجاز (صفحہ90)

مصنف: عبدالماجد دریا آبادی صاحب (خلیفہ مجاز مولوی اشرف علی تھانوی صاحب)

عبارت: "جس پر اللہ خود درود بھیجے اس کے فرشتے بھیجتے ہیں۔ اس آستانہ پر بندوں کے سلام کی کیا کمی ہوسکتی ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ٥ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ ٥ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین"

حوالہ149: رفیق الحجاج (صفحہ265)

مصنف: محمود حسن صاحب دیوبندی

عبارت: سلام کے الفاظ میں جس قدر چاہے اضافہ کرسکتا ہے اگر مندرجہ ذیل الفاظ میں سلام عرض کرے تو بہتر ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

حوالہ150: حیات امداد (صفحہ36)

مصنف: انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی صاحب

عبارت: علمائے دیوبند کے نزدیک یارسول اللہ ﷺ، یا محمد ﷺ، کہنا جائز ہے۔ اگر کوئی عاشق رسول ﷺ غلبہ عشق ومحبت میں فناء فی الرسول ہوکر اتنا غرق تصور ہے کہ گویا حضور ﷺ کے سامنے وہ حاضر ہے تو یارسول اللہ ﷺ کہنا اس کو پھبتا ہے۔ ......آگے لکھتے ہیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنے میں بھی مضائقہ نہیں ہے۔

حوالہ151: تذکرۃ الخلیل (صفحہ 223)

عبارت: دیوبندی عالم خلیل احمد سہارنپوری کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مدینہ منورہ روضہ اطہر پر حاضر ہوں، آنحضرت ﷺ ایک تخت پر تشریف لائے میں نے حضرت کو دیکھتے ہی پھر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا شروع کیا۔

حوالہ152: شب جائے کہ من بودم (صفحہ 142)

مصنف شورش کاشمیری

عبارت: ''آخر وہاں پہنچ گیا جہاں پہنچنے کیلئے آیا تھا۔ روضہء مبارک کے روبرو

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ٥ الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ٥ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ ٥''

حوالہ153: معارج النبوۃ (جلد3، صفحہ 627)

مصنف: ملا معین واعظ کاشفی الہروی رحمہ اللہ

عبارت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے تمام صحابہ جمع تھے، ہمارا گمان تھا کہ ظہر کی نماز بے وقت ادا کر رہے ہیں کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور آواز لگائی: کیا ابھی تک تم لوگوں نے ظہر کی نماز ادا نہیں کی ہے؟ ہم نے کہا کہ نہیں ابھی تو رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما ہیں۔ وہ اٹھا اور اونچی آواز سے کہنے لگا۔ ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' اور پھر آ کر خاموش ہوگیا۔